MALIK.JI
25-Jul-14

خوف کا بم

اشتیاق احمد

MALIK.JI
25-Jul-14

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

محمود، فاروق، فرزانہ اور
انسپکٹر جمشید سیریز 667

خوف کا بم

اشتیاق احمد

MALIK JI
25-Jul-14

دو باتیں

السلام علیکم!

یہ خوف کا نام ہے، لیکن آپ کو اس سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں... یوں ہمارے ملک میں کھانے کے لیے خوف کے سوا کھا ہی کیا... مہنگائی کا خوف، دہشت گردی کا خوف، بے روزگاری کا خوف، ملازمتیں چھن جانے کا خوف، حکومت چھن جانے کا خوف، طیاروں کے اغوا ہونے کا خوف، زندگی کا خوف، موت کا خوف، گھریلو جھگڑوں کا خوف، نئی نئی بیماریوں کا خوف... ایسی ایسی بیماریوں کا خوف جن کا کبھی پہلے نام تک نہیں سننے میں آیا تھا، جنگ چھڑنے کا خوف.. ملک میں ہنگاموں کا خوف.. بلکہ امن کا خوف.. بس خوف ہی خوف..

شاید آپ اب تنگ آ کر یہ کہہ اٹھیں کہ باقی سب خوف تو چلو مان لیے... یہ امن کا خوف بھلا کیسے ہو سکتا ہے... آپ بھی ٹھیک کہتے ہیں... لیکن غلط میں نے بھی نہیں کہا... امن کا خوف ان لوگوں کو ہوتا ہے... جو ہمارے پیارے ملک میں بدامنی پھیلانے پر تلے رہتے ہیں.. انہیں یہ خوف ہر وقت دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں ملک میں امن نہ قائم ہو جائے.. وہ بے چارے اس خوف میں دبلے ہوتے رہتے ہیں.. اب تو آپ مان گئے ہوں گے... کہ ملک میں امن کا خوف بھی ہو سکتا ہے...

اب لے دے کے صرف ایک خوف اور رہ گیا ہے... لیکن آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ کون سا خوف رہ گیا ہے... اندازہ تک نہیں لگا سکتے... اس لیے کہ آپ انسپکٹر جمشید نہیں ہیں۔ یا سب کے سب انسپکٹر جمشید نہیں ہیں... آپ میں سے کچھ ضرور ہو سکتے ہیں اور یہ کچھ فوراً اندازہ لگا لیں گے کہ وہ خوف بس خوف کا خوف ہے... شکریہ! خوب اندازہ لگایا۔

اشتیاق احمد

ہاں شاباش

"کس قدر خوب صورت کوٹھی ہے... جی چاہتا ہے... چند منٹ کے لیے رک کر اس کو دیکھ لیا جائے۔" محمود نے کار کو بریک لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح ہم چند منٹ لیٹ ہو جائیں گے اور انکل خان رحمان ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔" فرزانہ نے منہ بنایا۔

"ہم ان سے معذرت کر لیں گے... انہیں بتا دیں گے کہ ہم چند منٹ کے لیے ایک کوٹھی کے سامنے رک گئے تھے۔" محمود نے اسے گھورا۔

"واقعی کوٹھی بہت سلیقے سے بنائی گئی ہے... لیکن اس کے دروازے پر تالا لگا ہوا ہے... گویا اس میں رہنے والے کہیں گئے ہوئے ہیں... کیا خیال ہے، اب چلیں۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا... اسے بھی محمود کا رکنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"بس ایک منٹ اور... دراصل میں اس کے ڈیزائن کو نوٹ کر رہا ہوں..."

"ہمیں کون سا کوئی کوٹھی بنوانا ہے۔" فرزانہ نے برا سا منہ

MALIK JI
25-Jul-14

بتایا۔

"ابا جان تو یوں بھی عالی شان کوٹھیوں کے خلاف ہیں... وہ تو کہتے ہیں... بس رہنے کے لیے تو سیدھا سادا سا ایک صاف ستھرا سا گھر ہونا چاہیے۔"

"اس خیال کے تو ہم بھی ہیں... بس اس کی خوب صورتی نے روک لیا تھا... اور مجھے بھی افسوس ہو رہا ہے کہ میں دنیاوی چیز کی خوب صورتی کو دیکھنے کے لیے رک گیا تھا... چلو چلیں۔"

یہ کہہ کر محمود نے پیر بریک پر سے اٹھا لیا اور گاڑی آگے بڑھی... ابھی کچھ ہی آگے گئے تھے کہ ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکا ہوا... محمود کے ہاتھ ہٹ گئے... کار کنٹرول سے باہر ہو گئی... لیکن ابھی چونکہ اس نے رفتار نہیں پکڑی تھی' اس لیے محمود نے خود کو سنبھال لیا... عین اس وقت کئی پتھر ان کی کار پر آ کر گرے... ایک چھوٹا پتھر سامنے والے شیشے پر لگا... شیشہ آواز کے ساتھ ٹوٹ گیا... اس کے بعد چھوٹے چھوٹے پتھر کار پر گرنے لگے...

محمود نے کار روک دی... پتھر گرنے کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا... انہوں نے بے چارگی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ... یہ کیا تھا۔"

"بم دھماکا۔"

"کسی نے ہماری کار پر بم مارا تھا؟" محمود نے سوالیہ انداز میں

کہا۔

"نہیں... نزدیک ہی کسی جگہ بم پھٹا ہے۔"

"آؤ دیکھیں۔"

وہ کار سے اترے... واپس مڑے... عین اس لمحے انہوں نے ایک سیاہ لباس والے شخص کو دوڑ کر ایک گلی میں گھستے دیکھا۔

"یہ پھر دیکھیں گے کہ دھماکا کہاں ہوا ہے... میرے خیال میں اس شخص کا دھماکے سے ضرور کوئی تعلق ہے... ورنہ اس طرح اسے بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی۔" محمود چلا اٹھا... ساتھ ہی وہ دوڑ لگا چکا تھا۔

"ہوں... بالکل۔" فرزانہ نے بلند آواز میں کہا... وہ اور فاروق بھی دوڑے۔

انہوں نے دوڑتے دوڑتے دیکھا... سیاہ لباس والا گلی کا موڑ مڑ چکا تھا... اب اس بات کا امکان تھا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے گا... چنانچہ انہوں نے رفتار اور بڑھا دی... یہاں تک کہ گلی کے موڑ پر پہنچ گئے... انہوں نے اسے ایک دوسری گلی میں داخل ہوتے دیکھا... وہ بھی اس گلی کے پاس پہنچے... عین اس لمحے انہوں نے اسے ایک کار میں بیٹھتے دیکھا۔

"ارے باپ رے... کار میں اس کا ساتھی موجود ہے... گویا اسے لے اڑنے کے لیے تیار... اور ہم اپنی کار پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

MALIKJI
25-Jul-14

"اس کا شیشہ ٹوٹ چکا ہے... وہ یوں بھی فی الحال چلانے کے قابل نہیں۔" فرزانہ فوراً بولی۔

"تب پھر یہ تو نکل گئے ہاتھ سے۔" فاروق نے ہاتھ ملے۔

ایسے میں ایک سفید کار آتی نظر آئی... تینوں نے فوراً اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ ان کے بے تابانہ انداز کو دیکھ کر سفید کار والا ان کے نزدیک رک گیا...

انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ... کچھ کہنے سے پہلے کار کے دروازے کھولے اور اندر بیٹھ گئے۔

"کیا مطلب؟" کار والا بری جھلا اٹھا۔

"مطلب بعد میں بتائیں گے... ذرا جلدی چلیے... اس طرف... سیدھے... ہاں شاباش۔"

"ہاں شاباش... تم مجھ سے عمر میں چھوٹے ہو اور شاباش دے رہے ہو۔"

"ان باتوں میں وہ نکل جائے گا... ارے وہ بم کا دھماکا کر کے بھاگا ہے... جلدی کریں۔"

"کیا... بم دھماکا... ارے ہاں... کچھ لمحات پہلے میں نے دھماکے کی آواز سنی تھی۔"

"ہم راستے میں تفصیل بتا دیں گے... اگر وہ نکل گیا تو بہت برا ہوگا۔"

"اچھا۔" اس نے کہا اور کار تیزی سے آگے لے چلا۔

"ہاں! اب ٹھیک ہے... وہ زرد رنگ کی کار نظر آ رہی ہے نا..."

"بالکل نظر آ رہی ہے۔"

"بس... وہ اس میں ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں... میں اس کو پکڑ لوں گا... لیکن آپ کون ہیں... آپ تو ابھی چھوٹے ہیں... پولیس والے تو لگتے نہیں۔"

"جی نہیں... ہم پولیس ملازمین ہیں بھی اور نہیں بھی۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"ہم مین روڈ سے گزر رہے تھے... اچانک بم دھماکا ہوا... ہماری اپنی کار پر پتھر آ کر گرے... سامنے والا شیشہ بھی ٹوٹ گیا... اسی وقت ہم نے ایک سیاہ لباس والے کو بدحواسی کے عالم میں اس طرف سے دوڑ کر آتے دیکھا... جس طرف دھماکا ہوا تھا... لہٰذا ہم اس کے پیچھے دوڑ پڑے... گلی سے نکلتے ہی وہ سڑک کراس کر کے وہ دوسری گلی میں داخل ہو گیا... وہاں اس کا ساتھی کار تیار لیے موجود تھا... وہ فوراً اس میں بیٹھ گیا... کار بلا کی رفتار سے آگے بڑھ گئی... ہم ہاتھ ملتے رہ گئے... لیکن خوش قسمتی سے عین اسی وقت آپ آ گئے... یہ ہے کہانی۔" محمود خاموش ہو گیا۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کون ہیں۔" کار والے نے برا سا منہ بنایا۔

"ہم دراصل محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"اس میں دراصل لگانے کی کیا ضرورت تھی... ہائیں... کیا کہا... آپ دراصل محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔" وہ بری طرح اچھلا۔

"اور اب آپ نے کیوں دراصل لگایا۔"

"اب سمجھا... آپ وہ محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"وہ کون سے..." فاروق نے گھبرا کر کہا۔

"وہ... یعنی کہ انسپکٹر جمشید والے۔"

"اب آپ درست سمجھے... خدا کا شکر ہے... امید ہے اب آپ ہمارا ساتھ دیں گے۔"

"قانون کی مدد کرنا ہر شخص کا فرض ہے... لیکن آج کل پولیس نے اس فرض کو ناممکن بنا دیا ہے... ہر شریف آدمی ایسے حالات میں پولیس کی مدد کرنے سے گھبراتا ہے... پولیس والے اسے بھی تنگ کرتے ہیں... اس کی گواہی دلواتے ہیں... اس بے چارے کو تھانے کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔"

"ہاں! یہ مسائل ہیں... آپ بہت اچھے شہری ہیں... ان سب باتوں کے باوجود قانون کا ساتھ دے رہے ہیں۔"

"یہ بات نہیں... جب میں نے کار روکی... اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے اب قانون کی مدد کرنا پڑے گی... میں نے سمجھا تھا... بے چارے بچے... کہیں جانا چاہتے ہیں اور کرایہ ان کے پاس نہیں ہے۔"

"تب بھی آپ اچھے شہری ہیں۔" فاروق مسکرایا۔

MALIK JI
25-Jul-14

وہ شرما گیا... ایسے میں فرزانہ نے پوچھا۔

"آپ کا نام؟"

"اسد نیاز۔" اس نے فوراً کہا... اس کی نظریں زرد کار پر لگی تھیں اور وہ کامیابی سے کار کا تعاقب کر رہا تھا۔ گویا اسے کار چلانے کا اچھا تجربہ تھا۔

"آپ کیا کرتے ہیں۔"

"میری ایک چھوٹی سی فیکٹری ہے... جوتے بنانے کی۔"

"فیکٹری کہاں ہے... کیا آپ اس وقت وہیں سے آ رہے ہیں۔"

"ہاں! اس وقت فیکٹری سے فارغ ہو جاتا ہوں... وہیں سے آ رہا ہوں اور اپنے گھر جا رہا تھا۔"

"ہمیں افسوس ہے... ہماری وجہ سے آپ گھر لیٹ پہنچیں گے... آپ اپنے گھر والوں کو فون کر دیں۔"

"اس کے لیے تو کار سے اترنا پڑے گا، فون میں بعد میں کر دوں گا۔"

"نہیں... میرے پاس موبائل ہے۔"

"اوہ اچھا... تب تو ذرا آپ ہی نمبر ملا کر بتا دیں... میں کچھ دیر سے پہنچوں گا۔"

"ٹھیک ہے... نمبر بتائیں۔"

اس نے نمبر بتا دیے... محمود نے نمبر ملائے... دوسری

MALIK JI
25-Jul-14

طرف سے ایک عورت کی آواز سنائی دی....

"یہ اسد نیاز صاحب کا گھر ہے۔"

"جی... جی ہاں۔"

"وہ آج ذرا دیر سے گھر پہنچیں گے۔"

"یہ کیوں... آپ کون ہیں۔"

"وہ یہیں ہیں... لیجئے آپ خود ہی ان سے بات کر لیں۔"

یہ کہہ کر محمود نے سیٹ اس کے منہ کے نزدیک کر دیا۔

"بیگم آپ ہیں۔" وہ بولا پھر بیگم کی آواز سن کر اس نے کہا۔

"مجھے ذرا ایک کام آپڑا ہے... کچھ دیر سے پہنچوں گا۔"

یہ کہہ کر اس نے سر سے اشارہ کیا... کہ سیٹ ہٹا لیں... محمود نے سیٹ بند کر دیا۔

"ارے... وہ... موڑ مڑ رہی ہے... جلدی کریں... کہیں نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے۔"

"نہیں ہو گی... فکر نہ کریں۔"

یہ کہہ کر اس نے کار کی رفتار اور بڑھا دی... موڑ مڑتے ہی انہوں نے زرد کار کو ایک کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا۔

"وہ مارا... تعاقب کامیاب رہا... بس کوٹھی کے پاس کار روک دیں۔"

"ضرور... کیوں نہیں۔"

"اور اپنا پتا بھی بتا دیں ذرا۔"

"کیوں! میرے پتے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔"

"آپ فکر نہ کریں... نہ تو آپ کو تھانے کے چکر لگانے پڑیں گے... نہ عدالت میں گواہیاں دینا ہوں گی... ہم صرف احتیاطاً آپ سے پتا پوچھ رہے ہیں۔"

"اچھی بات ہے... میں شان روڈ... کوٹھی نمبر 11 میں رہتا ہوں۔"

"شکریہ! بس ہمیں یہیں اتار دیں۔"

"گویا اب میں فارغ ہوں۔"

"اس لیے کہ آپ کو ایک تو اپنے گھر جانا ہے... دوسرے ایسے معاملات آپ کے لیے نئے ہوں گے... اگر آپ ہمارے ساتھ رکے تو پریشانی ہو سکتی ہے... اور آپ کے گھر کے افراد پریشان ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ یہاں ہمارے لیے خطرہ بھی ہو سکتا ہے... ہم آپ کو بلا وجہ خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔"

"اچھا! بہت بہت شکریہ... آپ بہت اچھے ہیں۔" اسد نیاز نے کہا... اور وہ کار سے اتر گئے... اسد نیاز کار موڑنے لگا... انہوں نے رخصتی کے انداز میں اس کی طرف ہاتھ ہلایا... اس نے بھی ہاتھ ہلایا۔ پھر وہ کوٹھی کی طرف بڑھ گئے... نزدیک پہنچ کر انہوں نے دیکھا... وہ ایک زبردست قسم کی کوٹھی تھی... ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ جس کوٹھی کو دیکھنے کے لیے رک گئے تھے... یہ اس سے بھی زیادہ بڑی اور شاندار تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں... اگر ہم اس کوٹھی کے سامنے نہ رکتے... تو ہماری کار کو نقصان نہ پہنچتا۔"

"یہ تو ہو کر رہنا تھا... ہم رکتے کیوں نہ بھلا۔"

محمود نے آگے بڑھ کر دیکھا... نام کی تختی پر کاشف گیلانی لکھا تھا... اس نے گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھ دی... فوراً ہی دروازہ کھلا... اور ایک بوڑھے آدمی نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جی فرمائیے... یہ بوڑھا عاجز آپ نوجوانوں کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔" اس نے یہ الفاظ مسکرا کر کہے۔

"آپ کا جملہ پسند آیا۔" محمود نے خوش ہو کر کہا۔

"شکریہ شکریہ... یہ جملہ تو اس عاجز کے منہ سے سوچے سمجھے بغیر نکل گیا۔" اس نے شاعرانہ انداز میں ہاتھ سے سلام کیا۔

"آپ شاعر ہیں۔"

"ہوں نہیں... تھا۔" اس نے سرد آہ بھری۔

"جی... کیا مطلب... تھا... یہ جملہ تو ہم شاید زندگی میں پہلی بار سن رہے ہیں۔"

"فکر نہ کریں... دوسری اور تیسری بلکہ چوتھی بار بھی سنیں گے۔"

"کک... کیا واقعی۔"

"آپ دیکھ ہی لیں گے... چلیے یہ بتائیں... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"ابھی ابھی ایک زرد رنگ کی کار کوٹھی میں داخل ہوئی ہے.. اس میں ڈرائیور کے علاوہ سیاہ لباس والا ایک آدمی موجود تھا... ہمیں ذرا اس سے ملنا ہے۔"

"آہا... زرد کار میری ہے... ڈرائیور بھی میرا اپنا ہے... رہ گیا سیاہ لباس والا... وہ میرا بیٹا ہے... آپ کو اس سے کیا کام آپڑا۔"

"کام آ نہیں پڑا... کام پر ہم آپڑے ہیں۔" فاروق مسکرایا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"آپ کو یہ جملہ بھی ابھی کئی بار کہنا پڑے گا۔" فاروق شوخ انداز میں مسکرایا۔

"مم... میں سمجھا نہیں۔" وہ گڑبڑ گیا۔

سمجھ جائیں گے آہستہ آہستہ... اگر وہ سیاہ لباس والے آپ کے بیٹے ہیں... تب ہمیں انہی سے ملنا ہے۔"

"اچھی بات ہے... آئیے میں آپ کو ڈرائنگ روم میں بٹھا دیتا ہوں۔"

ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہ چلا گیا... وہ کمرے کا جائزہ لینے لگے... ڈرائنگ روم بھی ہر لحاظ سے شاندار تھا... اس پر خوب خرچ کیا گیا تھا... ایک ایک چیز پر زیادہ خرچ کرنے کی پوری کوشش کی گئی تھی... وہ ابھی ان چیزوں کو حیرت زدہ انداز میں دیکھ ہی رہے تھے کہ قدموں کی آواز سنائی دی... اور پھر سیاہ لباس والا اندر داخل ہوا...

"جی فرمائیے... میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"آپ گل روڈ سے گزر رہے تھے... اس وقت وہاں ایک بم کا دھماکا ہوا تھا۔"

"اوہ ہاں... بم پھٹا تھا۔"

"آپ وہاں سے بھاگ کر کیوں آ رہے تھے۔"

"اوہ تو کیا آپ میرا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں۔"

"اور کیا کرتے... مجبور تھے ہم... آپ تو اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے بم دھماکا کرنے کے بعد کوئی جائے واردات سے بھاگتا ہے۔"

"میں خوف زدہ ہو کر بھاگا تھا... آس پاس کوئی اور بم بھی تو پھٹ سکتا تھا۔"

"لیکن جناب! ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ نے ہی وہ دھماکا کیا ہے... اس لیے آپ بھاگ رہے ہیں۔"

"ارے باپ رے... بہت خوفناک بات سوچی آپ نے۔"

"ہاں بالکل... میرا بیٹا ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا۔"

اچانک دروازے میں کاشف گیلانی کی آواز سنائی دی... گویا وہ بھی دروازے پر رک کر بات سننے لگے تھے۔

"آپ اندر آجائیں... ہو سکتا ہے... ہمارا خیال غلط ہو... ہو سکتا ہے اور نہ ہو... یہ تو بعد میں پتا چلے گا... فی الحال آپ یہ بتائیں... آپ کیا کرتے ہیں۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"میرا نمک کا کاروبار ہے... نمک کے ٹرک کانوں سے لاتا ہوں اور شہر میں فروخت کرتا ہوں۔ بہت اچھا اور صاف ستھرا کاروبار ہے۔"

"اور یہ آپ کے بیٹے ہیں... آپ کاشف گیلانی ہیں نا۔"

"ہاں بالکل۔" وہ بولے۔

"اور ان کا نام۔"

"ان کا نام واصف گیلانی ہے۔" بوڑھے نے کہا۔

"شکریہ... ہو سکتا ہے... ہمیں پھر بھی آنا پڑے... ابھی تو یہ معاملہ شروع ہی ہوا ہے۔"

"لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں... ہمارا اس معاملے سے دور کا بھی واسطہ نہیں... ویسے آپ کا تعلق پولیس سے تو لگتا نہیں۔"

"محکمہ سراغ رسانی سے ضرور لگتا ہے۔" محمود مسکرایا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"ہمارے نام محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"اچھا تو پھر؟"

"اوہ... گویا آپ ہمیں نہیں جانتے... انسپکٹر جمشید کا نام سنا ہے کبھی۔"

"نہیں... ہمیں تو دراصل اپنے نمک کے کاروبار سے ہی فرصت نہیں ملتی۔"

"یہ اچھی بات ہے... اب مہربانی فرما کر سوچ سمجھ کر میرے

MALIK JI
25-Jul-14

سوال کا جواب دیں۔" محمود نے واصف کی طرف دیکھا۔

"جی فرمائیے۔" اس نے فوراً کہا۔

"جس جگہ بم دھماکا ہوا... آپ نے اپنی کار اس جگہ سے کافی فاصلے پر ایک گلی میں کیوں کھڑی کی تھی۔"

"کیا مطلب؟" کاشف گیلانی بری طرح اچھلا...

اس نے خوف زدہ نظروں سے واصف کی طرف دیکھا... واصف کے چہرے کا رنگ اڑتا نظر آیا۔

☆...☆...☆

میدان میں

چند لمحے کمرے میں سناٹا طاری رہا، پھر کاشف گیلانی کی آواز ابھری۔

"درست جواب دو... ان کے اس سوال نے تو مجھے بھی چکرا کر رکھ دیا ہے۔"

"اس میں چکر کھانے والی کوئی بات نہیں ڈیڈ... دراصل دھماکا ہوا ہے... مون روڈ پر... مجھے وہاں کے ایک شاپنگ سنٹر سے کچھ چیزیں خریدنا تھیں... میں نے رکو کو وہاں سے کچھ دور ایک گلی میں کار پارک کرنے کے لیے کہا... خود کار سے اتر کر مون روڈ پر آ گیا۔"

"لیکن کیوں... یہی تو یہ پوچھ رہے ہیں۔"

"مون روڈ پر گاڑی پارک کرنے کی مناسب جگہ نہیں ملتی.. یہ میرا پرانا تجربہ ہے۔" وہ بڑی مشکل سے مسکرایا۔

"آپ ذرا اپنے ڈرائیور کو بلائیں۔" فرزانہ نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"جی اچھا... ابھی لے کر آتا ہوں اسے۔" یہ کہہ کر وہ اٹھنے

MALIK JI
25-Jul-14

لگا۔
"نہیں بھئی... ایسے نہیں... یہیں سے آواز دیں اسے۔"
"اس کا کمرہ دور ہے... آواز نہیں جائے گی۔" اس نے منہ بنایا۔
"تب آپ ملازم کو یہاں بلائیں... اسے ہدایات دیں۔"
"اس میں کیا حرج ہے کہ میں جا کر بلا لاؤں۔" اس نے جھلا کر کہا۔
"اس میں حرج ہے..."
"واصف! جیسے یہ کہتے ہیں' کرو۔" کاشف گیلانی نے سرد ترین آواز میں کہا۔
"او کے..." یہ کہہ کر اس نے ملازم کو آواز دی... وہ آیا تو اس سے کہا۔
"ڈرائیور کو بلا کر لے آؤ۔"
"جی اچھا۔" ملازم چلا گیا... پھر ڈرائیور اندر داخل ہوا' اس کے چہرے پر حیرت تھی...
"اب آپ کچھ نہیں بولیں گے... اس سے سوالات صرف ہم کریں گے۔" محمود نے سرد آواز میں کہا۔
"کیا مطلب؟" ڈرائیور نے حیران ہو کر کہا۔
"آپ واصف صاحب کو کہاں لے کر گئے تھے۔"
"مون روڈ پر جانا تھا انہیں۔" اس نے کہا۔

"کیا کرنے کے لیے۔"
"کسی شاپنگ سنٹر سے کچھ چیزیں خریدنا تھیں انہیں۔"
"شکریہ! آپ نے کار کہاں پارک کی۔"
"ایک گلی میں۔"
"کیوں؟" فاروق فوراً بولا۔
"مون روڈ پر پارک کرنے کی جگہ مشکل سے ملتی ہے۔"
اس کا یہ جواب سن کر واصف کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا...
"آپ نے مون روڈ سے کیا خریدا؟"
"کچھ نہیں خرید سکا... جونہی میں وہاں پہنچا... دھماکا ہو گیا.. بس میں فوراً ہی اپنی کار کی طرف دوڑ پڑا' کہ کہیں پولیس مجھ ہی شک نہ کر بیٹھے... کیونکہ ایسا ہی کئی بار ہوا ہے... بم دھماکے کی جگہ سے پولیس نے چند تماشائیوں کو پکڑا اور انہیں بم دھماکے کا ذمے دار قرار دے دیا' یہ تو بعد کی بات ہے کہ وہ ذمے دار تھے یا نہیں۔ لیکن اس وقت تو وہ مشکل میں پھنس گئے نا۔"
"ہوں! آپ کے پاس ہر بات کا جواب تیار ہے... اگر دھماکا آپ نے کیا تو ظاہر ہے... آپ نے پہلے سے ایسے سوالات کے جوابات سوچ رکھے تھے... لہٰذا ہم چلتے ہیں... آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ بغیر اطلاع کہیں نہیں جائیں گے۔"
"یہ... یہ کیا بات ہوئی۔" واصف گیلانی نے پریشان ہو کر

MALIK JI
25-Jul-14

کہا۔

"یہ صرف اس وقت تک کے لیے ہے... جب تک دھماکے کا مجرم پکڑا نہیں جاتا۔"

"اس سے آپ کی مراد ہے... شہر سے باہر یا ملک سے باہر۔"

"ملک سے باہر... شہر سے باہر جانا ہو تو کم از کم گھر والوں کو بتا کر جائیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

"اچھی بات ہے... ویسے یہ پابندی سمجھ سے باہر ہے۔"

"اگر آپ نے دھماکا نہیں کیا... تو آپ کے لیے یہ پابندی کوئی خاص نہیں... اگر دھماکا آپ نے کیا ہے تو پھر ضرور پابندی مشکل ہو گی... کیونکہ اس صورت میں آپ فرار ہونے کی سوچ سکتے ہیں... لیکن پابندی کی وجہ سے فرار نہیں ہو سکیں گے۔"

"کیا آپ کے پاس اس قسم کے اختیارات ہیں... کہ کسی کو پابند کر سکیں۔"

"ہاں! کیوں نہیں... آپ پسند کریں تو ہم آپ کو تحریری حکم بھجوا دیں گے۔"

"میرا خیال ہے... آپ ایسا حکم بھجوا ہی دیں... ہم عدالت میں اس کے خلاف درخواست دے سکیں گے۔"

"یہ ٹھیک رہے گا... بات عدالت کی نظروں میں آجائے گی..." محمود نے خوش ہو کر کہا۔

"کوئی پروا نہیں..." اس نے کندھے اچکائے۔

"او کے... اب ہم چلتے ہیں۔"

اور پھر وہ وہاں سے نکل آئے۔

"کیا خیال ہے... اس کے بارے میں۔"

"اس بات کا امکان ہے کہ دھماکا اسی نے کیا ہو... لیکن بہر حال یہ بے گناہ بھی ہو سکتا ہے۔"

"گلی میں کار کھڑی کرنا... یہ بات اس کے خلاف جاتی ہے.. خیر! ہم دیکھتے ہیں چل کر... مون روڈ پر کاریں پارک کرنا آسان ہے یا مشکل... اگر اس کی یہ بات غلط ثابت ہو جائے... تو ہم اس پر آسانی سے شک کر سکتے ہیں۔"

"بالکل ٹھیک۔"

اب وہ مون روڈ پر پہنچے... یہاں اب پولیس نے گھیرا ڈال دیا تھا اور اس گھیرے کے چاروں طرف لوگ ہی لوگ کھڑے تھے... گویا انہیں اس سے آگے جانے کی اجازت نہیں تھی... وہ اس گھیرے کے نزدیک پہنچے...

"آگے نہ آئیں۔"

"لیکن ہمیں تو آگے جانا ہے... اس جگہ جہاں دھماکا ہوا ہے۔"

"وہ کس لیے۔" ایک پولیس مین نے آنکھیں نکالیں۔

"یہ ہمارے کارڈ دیکھ لیں۔" محمود نے کارڈ آگے کر دیے۔

وہ زور سے چونکا...

MALIK JI
25-Jul-14

"اوہ' یہ آپ ہیں... موقع واردات پر آپ کے والد صاحب موجود ہیں۔"

"اوہو اچھا... کیس انہیں سونپا گیا ہے۔"

"یہ تو معلوم نہیں... فی الحال... وہ معائنہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔"

"اچھا شکریہ۔"

اب وہ آگے بڑھے... اور اچانک انہیں معلوم ہوا... وہی کوٹھی ملبے کا ڈھیر بنی تھی... جسے دیکھ کر وہ رکنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

"ارے باپ رے... وہ شاندار کوٹھی اب اس دنیا میں نہیں ہے۔" فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

دونوں اس کے جملے پر مسکرا دیے... ایسے میں ان کی نظریں اپنے والد پر پڑیں۔ وہ آئی جی شیخ نثار احمد کے پاس کھڑے تھے... ان کے قدم ان کی طرف اٹھنے لگے... انسپکٹر جمشید نے جو انہیں دیکھا تو حیران سے ہو گئے۔

"تم یہاں کیسے پہنچے۔"

"دھماکے سے صرف چند سیکنڈ پہلے ہم یہاں کھڑے تھے"

"کیا!!!" وہ چلائے۔

"ہماری گاڑی کو بھی نقصان پہنچا تھا... وہ آگے کھڑی ہے۔"

"اوہو اچھا... بھئی پھر تم کہاں چلے گئے تھے... تمہیں تو یہیں ٹھہرنا چاہیے تھا۔" انہوں نے ناخوش گوار انداز میں کہا۔

انہوں نے سیاہ لباس والے کا تعاقب کرنے کی تفصیل سنا ڈالی...

"یہ ایک اچھی خبر ہے... ہم اس نوجوان کا جائزہ لیں گے... اکرام... دو سادہ لباس والے کاشف گیلانی کے گھر پر مقرر کر دو..." انہوں نے نزدیک کھڑے اکرام سے کہا۔

"جی بہتر۔" اس نے کہا اور وائرلیس سیٹ پر ہدایات دینے لگا۔

"یہاں سے کچھ ملا؟"

"ابھی تک کوئی کام کی چیز نہیں ملی... پتا نہیں کتنے لوگ نیچے دبے ہیں۔"

"ویسے اس کوٹھی میں کوئی موجود نہیں تھا۔"

"کیا کہا..." شیخ صاحب چونک کر بولے۔

"جی ہاں! جب ہم یہاں رکے تھے... تو ہم نے کوٹھی کے دروازے پر تالا لگا ہوا دیکھا تھا... کیا آپ کو پڑوسیوں نے یہ بات نہیں بتائی۔"

"نہیں... پڑوسیوں سے صرف یہ پتا چلا ہے کہ یہ کوٹھی کسی انوار جمالی کی ہے... کسی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کوٹھی میں نہیں تھے... دراصل یہاں لوگ اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں... کسی کو کسی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔"

"ہوں... ضرور یہی بات ہے۔"

ایسے میں ایک طرف کچھ شور سنائی دیا... وہ اس طرف مڑے... پولیس نے جس جگہ گھیرا ڈالا تھا... وہاں انہیں ایک کار کھڑی نظر آئی... اس سے ایک شخص نکل کر کھڑا نظر آرہا تھا... وہ پولیس والوں سے زور زور سے باتیں کر رہا تھا... اور کافی غصے میں نظر آرہا تھا... وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نزدیک آتے ہی اس نے کہا۔

"میں انوار جمالی ہوں... میری کوٹھی کہاں ہے۔" وہ چلایا۔

اس کے سوال پر انہیں بے ساختہ ہنسی آگئی... لیکن وہ اس ہنسی کو اپنے چہروں پر نہ لا سکے...

"ہمیں افسوس ہے انوار جمالی صاحب... یہاں بم کا دھماکا ہوا ہے۔"

"کیا... نہیں۔" وہ پھر چیخا... اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ملبے کو دیکھنے لگا... پھر بلند آواز میں بولا۔

"اور میری کار..."

"آپ کی کار وہ کھڑی ہے... آپ ابھی ابھی کار پر تو آئے ہیں۔"

"اوہو... آپ غلط سمجھے... کوٹھی میں میری دوسری بالکل نئی کار بھی کھڑی تھی۔"

"تب پھر وہ بھی ملبے کا ڈھیر بن چکی ہے... کیا آپ کی کوٹھی اور کار بیمہ شدہ تھی..."

"نہیں... میں نے آج تک بھی کسی چیز کا بیمہ نہیں کرایا۔"

"اوہ... اوہ... تب تو آپ کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔"

"کوئی ایسا ویسا... میں نے کوٹھی پر پچاس لاکھ لگائے... بیس لاکھ کی تو کار ہی آئی تھی..."

"ہمیں افسوس ہے۔"

"آپ کے یہ کہنے سے میری کوٹھی اور کار مجھے واپس تو نہیں مل جائیں گی نا..."

یہ کہہ کر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اپنی کار کی طرف چلے۔

"انوار صاحب... ہمیں آپ سے ہمدردی ہے... لیکن آپ تھے کہاں۔"

"میں بیوی بچوں کے ساتھ ایک دوست کے گھر گیا تھا... خدا کا شکر ہے... میں اور میرے بیوی بچے گھر میں نہیں تھے... ورنہ" وہ جملہ مکمل نہ کر سکے اور آگے بڑھ گئے...

"اکرام... تم ان کے ساتھ جاؤ... اور ان سے کہو... پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرا دیں..."

"جی اچھا۔" اکرام نے کہا۔

"اور وہ جہاں ٹھہریں... وہ پتا بھی نوٹ کر لینا... آخر ہمیں ان کے پاس آنا جانا پڑے گا۔"

"جی اچھا۔" وہ بولا اور جلدی سے آگے بڑھ گیا۔

"اب ہم ذرا ملبے کے آس پاس کا جائزہ لے لیں..." انسپکٹر

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

جمشید نے آئی جی صاحب کی طرف دیکھا۔

"ہاں جمشید... ضرور... ہمیں جلد از جلد اس دھماکے کے مجرم کو پکڑنا ہو گا... کہیں وہ اور دھماکے نہ کرے۔"

"کوشش تو یہی ہو گی ہماری سر..."

پھر وہ انہیں ساتھ لیے ملبے کی طرف بڑھ گئے...

"ایک سال سے دہشت گردی بالکل رکی ہوئی تھی... اب گویا پھر کام شروع کیا گیا ہے..."

"اللہ اپنا رحم فرمائے۔"

"اور میں چاہتا ہوں... اسے دوسرا دھماکا کرنے کا بھی موقع نہ دوں..."

"کاش ہمیں یہاں سے کوئی سراغ مل جائے۔" فرزانہ نے سرد آہ بھری۔

"تم ملبے کے آس پاس چکر لگاؤ... بم پھینکنے والا شاید اپنی کوئی چیز گرا گیا ہو۔"

"جی بہتر۔"

وہ چکر کاٹنے لگے...

"بے چارہ انوار جمالی... 70 لاکھ کا نقصان ہو گیا اس کا تو۔"

"لوگوں کے پاس اتنی دولت آ کہاں سے جاتی ہے... جس شخص کے پاس صرف ایک کروڑ کی کوٹھی اور کاریں ہیں... اس کے پاس اور کتنی دولت ہو گی۔"

"اتنی دولت میرے اندازے میں جائز ذرائع سے تو کمائی نہیں جا سکتی۔" فرزانہ بولی۔

"خیر یہ بات بھی نہیں ہے... اگر ایک شخص کا کوئی بڑا کارخانہ ہے... مل ہے... تو وہ کروڑوں کا مالک ہو سکتا ہے..." محمود نے انکار میں سر ہلایا۔

"ہمیں اس سے غرض نہیں کہ ان کے پاس اتنی دولت حلال کی تھی یا حرام کی... غرض بم دھماکا کرنے والے سے..."

چکر کاٹ کر وہ واپس پلٹے... ابھی تک انہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی تھی جو ان کے خیال میں کام کی ہو سکتی تھی... ان کے چہروں پر مایوسی کی جھلک دیکھ کر انسپکٹر جمشید مسکرائے...

"کوئی بات نہیں... ناکام ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیے۔"

ایسے میں انہوں نے آئی جی صاحب کو گھبراہٹ کے عالم میں اپنی طرف آتے دیکھا...

"اللہ اپنا رحم فرمائے۔"

وہ پریشانی کے عالم میں ان کی طرف دیکھنے لگے... نزدیک آتے ہی وہ سرسراتی آواز میں بولے۔

"غضب ہو گیا جمشید... ملک کے مشرقی حصے میں ایک اور بم دھماکا ہوا ہے... اور سنا ہے... اس دھماکے میں تین آدمی مارے بھی گئے... زخمی کتنے ہیں... پتا نہیں چل سکا... دھماکا... مون مارکیٹ کے ایک شاپنگ پلازہ میں ہوا ہے۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"نن... نہیں۔" وہ کانپ گئے۔

"گویا دشمن پوری طرح میدان میں آگیا ہے۔"

"کیا ہم وہاں پہنچیں سر۔"

"ایک کو تو یہاں بھی ٹھہرنا چاہیے..."

"او کے... سر... میں اور محمود وہاں چلے جاتے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے انسپکٹر جمشید مڑے اور پھر زور سے اچھلے... ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

☆...☆...☆

آواز

"یہ... یہ... یہ کیا بھئی..." ان کے منہ سے نکلا۔

"جی... کیا مطلب... کس چیز کی طرف اشارہ ہے آپ کا۔"

"ریموٹ کنٹرول آلہ... مجرم یہاں چھوڑ گیا اور ہم اس کو دیکھ ہی نہیں سکے۔"

"لیکن ہمیں تو یہاں کوئی آلہ نظر نہیں آیا اب تک۔"

مجھے بھی نظر نہیں آیا تھا... لہٰذا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔" وہ مسکرائے۔

"حیرت ہے جمشید... آخر وہ آلہ تمہیں کہاں نظر آرہا ہے۔"

آئی جی صاحب نے بے چینی محسوس کی۔

اس جگہ سڑک کے کنارے ایک درخت تھا... درخت کی شاخوں میں پھنسا ریموٹ کنٹرول آلہ اب انہیں صاف نظر آ گیا۔

"چلو بھئی فاروق... اتار لاؤ اس کو۔"

"لیکن ابا جان... اس کے لیے اوپر چڑھنے کی کیا ضرورت ہے... کسی چیز سے شاخوں کو ہلا دیتے ہیں... نیچے آرہے گا۔" فاروق نے گھبرا کر کہا... کیونکہ درخت کافی مشکل تھا۔

"ٹھیک ہے... تم شاخوں کو ہلاؤ... میں آلے کو کیچ کروں گا۔"

فاروق نے ادھر ادھر دیکھا... ایک روڑا اٹھایا اور آلے کے پاس شاخوں پر پھینک مارا... روڑا شاخوں کو لگا... شاخیں ہلیں... لیکن آلہ وہیں کا وہیں رہا۔

"ناراض ہے... نہیں گرے گا... تمہیں جا کر منانا ہو گا اسے۔" محمود نے منہ بنایا۔

"تم چلے جاؤ نا درخت کے اوپر۔"

"میرا کام نہیں... ورنہ ضرور چلا جاتا..."

"چلو فاروق شاباش..." انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ایسے موقعوں پر ابا جان آپ شاباش دینے کے معاملے میں بہت سخی بن جاتے ہیں۔" فاروق نے ہنس کر کہا اور درخت پر چڑھنے لگا... اس کی تیزی کو دیکھ کر آئی جی صاحب کی آنکھیں بھی مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"کمال ہے... یہ اتنی مہارت اس نے کیسے حاصل کی۔"

"جب بالکل بچہ تھا تو درختوں پر چڑھنے کا شوق اسے اسی وقت لگ گیا تھا۔"

"چلو... اچھا ہی ہوا... آج یہ شوق کام آ جاتا ہے۔" آئی جی صاحب بھی مسکرائے۔

اتنے میں فاروق اوپر پہنچ چکا تھا۔

"خبردار فاروق... آلے کو ہاتھ نہ لگانا... اس پر مجرم کی انگلیوں کے نشانات ہو سکتے ہیں۔" محمود نے نیچے سے ہانک لگائی۔

"اتنی عقل میں بھی رکھتا ہوں۔" فاروق بھنا اٹھا۔

"برا مان گئے بھائی صاحب۔" فرزانہ ہنسی۔

"کیچ کریں ابا جان... اور یہ کام صرف آپ کریں... ورنہ یہ دونوں تو اس طرح کیچ کریں گے کہ نشانات مٹ جائیں گے۔"

"اتنے عقل سے پیدل آخر ہم بھی نہیں... ہم کپڑے پھیلا کر کیچ کریں گے اس کو۔" فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"بالکل ٹھیک... میں یہی کروں گا..."

پھر ایک کپڑا پھیلا کر انسپکٹر جمشید عین اس جگہ آ گئے... جس کے اوپر وہ آلا تھا، فاروق نے ایک شاخ کی مدد سے اس کو وہاں سے ہلایا... وہ اب بھی نہ گرا۔

"اوہو... یہ تو یہاں شاید چپک ہی گیا ہے... ایک طرف سے پکڑ کر گرا دوں ابا جان۔"

"نہیں... ہو سکتا ہے... اسی جگہ انگلی کا نشان موجود ہو۔"

"ٹھیک ہے..." فاروق بولا۔

اب اس نے ذرا بڑی ایک شاخ توڑی اور اس کے ذریعے آلے کو ہلایا... آخر وہ نیچے جا گرا۔

"بس ٹھیک ہے فاروق! نیچے آ جاؤ۔"

فاروق اترنے لگا... ادھر انہوں نے اکرام سے کہا۔

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

"یہ لو اکرام... یہیں اس پر سے نشانات اٹھا کر تصاویر مجھے دے دو۔"

"او کے سر... چند منٹ لگیں گے۔"

اکرام نے کہا اور وہاں سے چلا گیا... واپس لوٹا تو اس کے ہاتھ میں تصاویر تھیں... ان میں انگلیوں کے نشانات نظر آ رہے تھے۔

"بہت خوب! اب ذرا جلدی سے اپنے ریکارڈ سے ان نشانات کو چیک کر لو... کہیں یہ کام کسی پرانے جرائم پیشہ سے نہ لیا گیا ہو۔"

"اس کام میں وقت لگ جائے گا سر۔"

"کوشش کرو... کم از کم وقت لگے... جس قدر جلد ہم اس پر ہاتھ ڈال دیں گے... اتنا ہی بہتر ہے... اس لیے کہ وہ یا اس کا کوئی ساتھی ایک دھماکا اور کر چکا ہو گا... ایک شہر میں ایک دن میں دو دھماکے ہونا بہت ہولناک بات ہے۔ اخبارات والے تو ہل چل مچا دیں گے۔"

"اس میں ان بے چاروں کا بھی کیا قصور... یہ ان کا کام ہے... آخر شہر میں ہونے والے واقعات اخبارات میں نہیں چھاپیں گے تو کیا کریں۔"

"ہاں! یہی بات ہے... لیکن ہم جیسوں کی تو مصیبت آ جاتی ہے نا۔" آئی جی بولے۔

"میں بہت تیزی سے کام مکمل کرنے کی کوشش کروں گا سر... آپ فکر نہ کریں۔"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا... تین تصاویر انسپکٹر جمشید کے ہاتھ میں رہ گئیں۔

"کیا خیال ہے... ہم اپنے طور پر کام شروع کر دیں... یہاں سے سیدھے واصف گیلانی کے پاس جائیں۔"

"اس کی انگلیوں کے نشانات لے کر ان سے ملائیں۔"

"یہ تو کرنا ہی ہو گا... راستے میں ہم نے ایک صاحب سے لفٹ لی تھی... اس کو بھی چیک کرنا چاہیے... آخر وہ وہاں کیا کر رہا تھا اس وقت..."

"ٹھیک ہے... آؤ چلیں... اوہ سر... دوسرے دھماکے کی جگہ آپ انسپکٹر فضلی کو بھیج دیں... کیونکہ ہمارے لیے ان نشانات پر کام کرنا زیادہ اہم ہے۔"

"ٹھیک ہے... میں سمجھتا ہوں... لیکن تم موبائل پر مجھ سے رابطہ رکھنا۔"

"ٹھیک ہے... آپ فکر نہ کریں اور ہاں... دوسرے دھماکے کی جگہ سے اگر کوئی چیز مل جائے تو مجھے ضرور بتایئے گا... ہم جلد از جلد مجرم تک پہنچ جانا چاہتے ہیں۔"

"او کے... فکر نہ کرو۔ میں خیال رکھوں گا کہ انسپکٹر فضلی کو کیا کرنا ہے... میں اب وہیں جا رہا ہوں۔"

MALIK JI
25-Jul-14

اور وہ اسی وقت اپنی کار میں کاشف گیلانی کی کوٹھی پہنچے... محمود نے گھنٹی بجائی... جلد ہی ملازم باہر نکلا اور ان پر نظر پڑتے ہی بولا۔

"اوہو... آپ پھر آگئے..."

"ہاں! یہ ہماری مجبوری ہے... جلدی سے واصف گیلانی کو بلائیں۔"

"وہ گھر میں نہیں ہیں۔"

"کیا کہا... گھر میں نہیں ہیں... کہاں گئے۔" وہ دھک سے رہ گئے۔

"جی بتا کر نہیں گئے... گھومنے پھرنے نکل گئے ہوں گے۔"

"اچھی بات ہے... کاشف صاحب کو بتائیں... ہم آئے ہیں۔"

"جی اچھا... آیئے میں آپ کو ڈرائنگ روم میں بٹھا دیتا ہوں۔"

جلد ہی کاشف گیلانی ان کے پاس پہنچ گئے۔

"اس قدر جلد آپ کے آنے کی امید نہیں تھی۔"

"اور ہمیں یہ امید نہیں تھی واصف صاحب اس قدر جلد گھر سے چلے جائیں گے۔"

"کیا مطلب... وہ گھر میں نہیں ہے۔"

"ملازم نے یہی بتایا ہے۔"

"نکل گیا ہو گا گھومنے... آجائے گا... آپ مجھے بتائیں...

رہے یہ صاحب کون ہیں۔"

"ہمارے والد صاحب... انسپکٹر جمشید۔"

"اوہ... اوہ۔" اس کے منہ سے نکلا۔

"ان کے پاس موبائل ہے؟"

"جی نہیں... اسے موبائل سے چڑ ہے... کیونکہ اس طرح اس کی آزادی میں فرق پڑتا ہے۔"

"لیکن ہمیں اب ان کی شدید ضرورت آپڑی ہے۔"

"مجھے افسوس ہے..."

"اچھا ان کی کوئی کاغذات ہوں تو وہ دکھا دیں... شاید کسی پر انگلیوں کے نشانات ہوں۔"

"انگلیوں کے نشانات... کیا مطلب... اس کے نشانات کی کیا ضرورت پڑ گئی آپ کو۔"

"جائے واردات سے ایک چیز ملی ہے... اس پر مجرم کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں... ہم واصف صاحب کی انگلیوں کے نشانات سے ان نشانات کو ملانا چاہتے ہیں۔"

"گویا آپ واصف پر شک کر رہے ہیں۔"

"ہم شک کرنے پر مجبور ہیں۔"

"او کے... جونہی وہ آیا... میں آپ کو فون کر دوں گا، آپ کسی کو بھیج کر اس کی انگلیوں کے نشانات منگا لیجیے گا۔"

"ٹھیک ہے... آؤ بھئی چلو۔"

MALIK JI
25-Jul-14

وہ کوٹھی سے نکل آئے۔

"اس طرح تو کام کی رفتار سست پڑ جائے گی..."

"نہیں... وہ جہاں بھی ہے... ہمیں ابھی معلوم ہو جائے گا... کیونکہ باہر وہ سادہ لباس والے نہیں ہیں... جن کی ڈیوٹی اکرام نے یہاں لگائی تھی۔" وہ مسکرائے۔

"اوہ ہاں! انہیں تو ہم بھول ہی گئے۔"

انسپکٹر جمشید نے اکرام کے نمبر ڈائل کیے... اس کی آواز سن کر بولے۔

"جن دو آدمیوں کی ڈیوٹی کاشف گیلانی کی کوٹھی پر لگائی تھی... ان کی طرف سے کوئی اطلاع تو نہیں ملی۔"

"ابھی تک تو نہیں ملی سر... کیا میں ان سے رابطہ کروں۔"

"مجھے ان کا نمبر بتادو اکرام... اس طرح وقت بچے گا۔"

"او کے سر۔" وہ بولا اور نمبر بتادیا۔

انہوں نے اس نمبر فون کیا... لیکن فون بند تھا اور سادہ لباس والے خود فون بند کر نہیں سکتے تھے... اس کا مطلب تھا... وہ پھنس گئے تھے... انہوں نے یہ خبر اکرام کو دی۔

"اوہ! یہ برا ہوا۔"

"ریکارڈ میں نشانات ملے یا نہیں۔"

"کوشش جاری ہے سر۔"

"اچھی بات ہے..." فون بند کر کے وہ ان کی طرف مڑے۔

"تم نے جس آدمی سے لفٹ لی تھی... اس نے اپنا پتا بتایا تھا نا۔"

"جی... جی ہاں... لیکن ابا جان... اس کا تو اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا... وہ تو ہمیں کاشف گیلانی کے گھر تک لایا تھا۔"

"بھئی چیک کرنے میں کیا حرج ہے... بعض اوقات ذرا سی بھول کیس سے بہت دور لے جاتی ہے..."

"چلیے پھر... اس کا نام اسد نیاز ہے... شان روڈ کوٹھی نمبر 11 پتا ہے۔"

وہ اس پتے پر پہنچے... ایسے میں اچانک انسپکٹر جمشید کسی خیال کے تحت زور سے چونکے۔

"تم یہ نشانات لے لو... ان سے اسد نیاز کے نشانات ملاؤ... مجھے ایک بہت ضروری کام یاد آ گیا ہے... گاڑی بھی میں لے جا رہا ہوں... تم ٹیکسی سے واپس آجانا... یا اکرام کو فون کر کے جیپ منگا لینا۔"

"لیکن آپ کو ایسا کیا ضروری کام یاد آگیا۔"

"ہم سے اس کیس میں ایک بھاری غلطی ہو گئی ہے... اور وہ غلطی یہ ہے کہ ہم اپنا سب سے بڑا اصول بھول گئے ہیں اس بار۔"

"اور وہ کون سا اصول ہے ابا جان۔" محمود پریشان ہو گیا۔

"یہ تم خود سوچو۔ میں چلا۔"

انہوں نے رخصت کے انداز سے ہاتھ ہلائے کار میں بیٹھے

MALIK JI
25-Jul-14

اور رخصت ہو گئے... وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم کون سا اصول بھول گئے ہیں بھلا۔" محمود نے کاٹ کھانے کے انداز میں کہا۔

"اوہ ہاں! یاد آگیا... کسی کو بھی شک سے بری نہ سمجھو۔"

"اور ہم نے کس پر شک نہیں کیا... بھلا۔"

وہ سوچ میں پڑ گئے... لیکن کچھ یاد نہ آسکا... ایسے میں انہوں نے ایک آواز سنی۔

☆...☆...☆

کیا!!!

انسپکٹر جمشید نے کار میں بیٹھتے ہی اکرام کے نمبر ملائے...

"ہاں اکرام... انوار جمالی صاحب نے اپنی عارضی رہائش کا کیا پتا بتایا ہے۔"

"امجد عارف... 109 گرین روڈ۔" اس نے فوراً کہا۔

"انہوں نے رپورٹ درج کرائی تھی؟"

"جی ہاں! کرا دی ہے۔"

"ان دونوں کی طرف سے کوئی پیغام ملا۔"

"نہیں سر... میں تو خود پریشان ہو گیا ہوں۔"

"تب ہمیں واصف گیلانی پر کام کرنا ہو گا... شہر میں اس کی اور اپنے دونوں ماتحتوں کی تلاش شروع کرا دو... میں خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔"

"او کے... اور ابھی تک ریکارڈ میں سے نشانات نہیں مل سکے۔"

"کیا پورا ریکارڈ دیکھ چکے اکرام۔"

"جی نہیں... کام جاری ہے..."

"او کے..." وہ بولے۔

اور وہاں سے فوراً 109 گرین روڈ پہنچے... دستک کے جواب میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نے دروازہ کھولا۔

"فرمائیے... کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"آپ غالباً امجد عارف صاحب ہیں۔"

"آپ نے درست سمجھا... لیکن میں نہیں سمجھا کہ آپ کون ہیں۔"

"خادم کو انسپکٹر جمشید کہتے ہیں۔"

"اوہ... نن نہیں۔"

"کیوں... آپ چونکے کیوں۔"

"میرے دوست کی کوٹھی اور کار اور سارا سامان تباہ ہو گیا... اور میں چونکوں بھی نا۔"

"کیا وہ یہاں آ چکے ہیں۔"

"اور کہاں جاتے وہ۔" انہوں نے جھلا کر کہا۔

"معلوم ہوتا ہے... آپ کو ان کے آنے سے پریشانی ہوئی ہے۔" وہ مسکرائے۔

"کیا... یہ کیا کہا آپ نے... اپنے الفاظ واپس لیں... میں کہتا ہوں واپس لیں۔"

"اچھی بات ہے... میں نے اپنے الفاظ واپس لیے۔" وہ مسکرائے۔

"ہاں! اب بتائیں... آپ کیا چاہتے ہیں۔"

"انوار جمالی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کیا اب ان سب باتوں سے ان کی کار اور کوٹھی مل جائے گی۔"

"کوشش کر رہے ہیں۔"

"بالکل فضول ہے... نہیں ملے گی۔ آئیے..." اس نے جھلا کر کہا۔

پھر وہ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر چلا گیا... جلد ہی انوار جمالی اندر داخل ہوئے۔

"حیرت ہے... کمال ہے... آپ یہاں بھی آ گئے..."

"جی بس... کیا کروں... مجبوری ہے میری۔"

"فرمائیے... کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"اس کیس کے سلسلے میں آپ کی انگلیوں کے نشانات کی ضرورت ہمیں قدم قدم پر پڑے گی... لہٰذا آپ مجھے انگلیوں کے نشانات دے دیں۔"

"کک... کیا کہا... میں اپنی انگلیوں کے نشانات دے دوں... میری کوٹھی تباہ ہوئی ہے... اور آپ مجھ سے ہی انگلیوں کے نشانات مانگ رہے ہیں... ہے کوئی تک۔" انہوں نے جھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"جی نہیں... اب میں یہاں تک کی بات کہاں سے لاؤں۔"

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

انہوں نے منہ بنایا۔

"یہ کیا بات ہوئی بھلا۔"

"مطلب یہ کہ ابھی تک تو خود ہمیں اس کیس میں کوئی تک کی بات محسوس نہیں ہوئی... آپ کے لیے کہاں سے لائیں... خیر آپ اس بات کو چھوڑیں اور بس نشانات دے دیں۔"

"لے لیں... میں کیا کروں گا ان نشانات کا۔" وہ بولے۔

انہیں ہنسی آ گئی... اس پر وہ اور جل گئے:

"اور آپ ہنس رہے ہیں... یعنی بم دھماکے کا مجرم گرفتار کرنے کے جائے آپ میری انگلیوں کے نشانات لینے کے لیے آ گئے اور اوپر سے ہنس بھی رہے ہیں۔"

"سوری... آپ کی مہربانی... آپ نشانات دینے پر تیار تو ہو گئے۔"

انہوں نے برے برے منہ بناتے ہوئے نشانات دے دیے... انسپکٹر جمشید فوراً ہی اٹھ گئے... ایسے میں انوار جمالی نے پوچھا۔

"کیا آپ کو اب تک کوئی کامیابی ہوئی۔"

"ہاں! کیوں نہیں... ایک خاص پہلو سے اس کیس پر کام کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے پوری امید ہے کہ جلد مجرم کو پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔"

"لگتا نہیں۔" انہوں نے جل کر کہا۔

"کیا نہیں لگتا۔"

"یہ کہ آپ مجرم کو گرفتار کر لیں۔"

"یہ تو پھر وقت بتائے گا..."

"اللہ کرے وقت بتا دے۔"

"شکریہ! اب میں چلوں گا..."

یہ کہہ کر انہوں نے ان سے ہاتھ ملایا اور باہر نکل آئے... کار میں بیٹھ کر انہوں نے ریموٹ کنٹرول آلے پر سے ملنے والے نشانات کو اس کی انگلیوں کے نشانات سے ملایا... دونوں مختلف تھے۔ انہوں نے سر کو جھٹکا دیا... پھر اکرام کے نمبر ڈائل کیے۔

"اکرام... تمہارا کام مکمل ہو گیا یا نہیں۔"

"بالکل ہو گیا سر۔"

"پھر کیا رہا... یہ نشانات ریکارڈ پر ملے یا نہیں۔"

"مل گئے ہیں سر۔"

"کیا کہا... مل گئے ہیں۔" ان پر جوش طاری ہو گیا۔

"ہاں! سر... نشانات ایک بہت پرانے جرائم پیشہ شخص روڈی کے ہیں۔"

"روڈی..." وہ بولے۔

"جی ہاں... عام طور پر ہوٹل پالام میں ملتا ہے۔"

"تم وہیں پہنچ جاؤ اکرام... میں بھی آ رہا ہوں... میرے آنے سے پہلے اس سے ملاقات کی کوشش نہ کرنا۔"

"او کے سر... لیکن سر۔" وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"اگر... یہ کام اس کا ہے... تب وہ وہاں نہیں ملے گا... واردات کرنے کے بعد وہ زیرِ زمین چلا جاتا ہے... اور اس وقت باہر نکلتا ہے... جب اسے معلوم ہو جاتا ہے... کوئی اس پر شک نہیں کر رہا۔"

"کوشش تو کرنا ہوگی بھئی۔" وہ مسکرائے۔

"جج... جی ہاں... چلیے پھر میں آرہا ہوں۔"

وہ ہوٹل پالام پہنچے... اکرام انہیں باہر ہی مل گیا... اب دونوں اندر داخل ہوئے... انہوں نے ہوٹل کے ہال میں بیٹھے لوگوں کا جائزہ لیا... اکرام نے دبی آواز میں کہا۔

"کہیں نظر نہیں آرہا سر۔"

"آؤ..." وہ بولے اور کاؤنٹر پر جا کر رکے...

"ہمیں ہوٹل کے منیجر سے کام ہے۔" اکرام بولا۔

"وہ اپنے دفتر میں ہیں..."

دونوں اس کے دفتر کی طرف بڑھ گئے... یہاں پہلے بھی آتے رہتے تھے، اس لیے دفتر کے بارے میں کاؤنٹر سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی...

جونہی اس کے دفتر میں داخل ہوئے... وہ بہت زور سے اچھلا... آنکھوں میں خوف دوڑ گیا... انہوں بہت حیرت ہوئی... اس لیے کہ پہلے بھی وہ اس سے کئی بار ملے تھے... وہ اس طرح خوفزدہ تو

MALIK JI
25-Jul-14

کبھی نظر نہیں آیا تھا...

"کیا بات ہے شالی صاحب... ہمیں دیکھ کر بہت خوفزدہ ہو گئے۔"

"آپ لوگ چیزیں ہی ایسی ہیں... خوف خود بخود انسان پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

وہ ایک دبلا پتلا اور چھوٹے سے قد کا آدمی تھا... اور اس کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ وہ بہت بزدل قسم کا انسان ہے...

"آپ کو ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"

"شکریہ! پھر میں کس سے ڈروں۔" اس نے فوراً پوچھا۔

"اچھا سوال ہے... ہمیں ہنسی آئی..." انسپکٹر جمشید ہنس کر بولے۔

"آپ ہمیں صرف روڈی سے ملوا دیں۔"

"کیا!!!"

وہ پوری قوت سے چلا اٹھا۔ ایسے میں ان کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

☆...☆...☆

MALIK JI
25-Jul-14

چیخ

"اوہو! یہ آپ ہیں..."

"جج... نن... نہیں تو۔" فاروق بول اٹھا۔

انہوں نے دیکھا' اسد نیاز اپنی کوٹھی کے دروازے پر کھڑا تھا... اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"کیا کہا آپ نے... نہیں تو... گویا یہ آپ نہیں ہیں۔" وہ ہنسا۔

"پتا نہیں... اس وقت ہماری حالت اس شعر جیسی ہے..." فاروق کہتے کہتے رک گیا۔

"کون سا شعر؟" اس نے پوچھا۔

"جی... یہ ۔

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی کچھ اپنی خبر نہیں آتی"

"اور دوسرا مصرعہ۔"

"اسی سے کام چلالیں... دوسرا مصرعہ بھول گیا شاید۔"

"آپ کو اس قدر جلد دوبارہ دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔"

"ابھی اور ہو گی... ہمیں آپ کی انگلیوں کے نشانات کی

ضرورت ہے۔"

"سمجھا! اب آپ مجھے لفٹ دینے کا انعام دیں گے... یعنی کیس کے سلسلے میں مجھ پر شک کریں گے۔"

"جی وہ... بات دراصل یہ ہے کہ ہم مجبور ہیں... آپ کچھ محسوس نہ کریں۔"

"نہیں کرتا... آپ پریشان نہ ہوں۔" وہ مسکرایا۔

"تب پھر اب ہم اندر جا کر کیا کریں گے... یہیں آپ کی انگلیوں کے نشانات لے لیتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں۔"

"نہیں... یوں تو اچھا نہیں لگتا... میں دروازہ کھولتا ہوں۔"

وہ کچھ نہ کہہ سکے... واقعی یہ اچھا نہیں لگتا تھا کہ کسی شریف آدمی کی انگلیوں کے نشان اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر لیے جائیں... دوسرے لوگ گھورنے لگتے ہیں... وہ ڈرائنگ روم میں آئے... اور بیٹھ گئے...

"میں ابھی آیا جناب... ایک منٹ میں۔"

"اچھا۔" وہ بولے۔

انہوں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی... وہ ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگے... دیواروں پر پرانے زمانے کی تصاویر لگائی گئی تھیں... وہ پرانی تصاویر میں کھو گئے... ایسے میں فرزانہ نے چونک کر کہا۔

"ایک منٹ سے زیادہ ہو گیا ہے۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"اوہو بھئی... ہمارے ملک میں ایک 'منٹ' بس محاورتاً بولا جاتا ہے... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ دوسرا واقعی ایک منٹ لگائے گا... ہو سکتا ہے' بے چارے کو پیشاب پاخانے کی حاجت پیش آگئی ہو۔" محمود نے منہ بنایا۔

"ہوں ٹھیک ہے... لیکن یہاں اس قدر پرانے زمانے کی تصاویر کیوں لگائی گئی ہیں... اوہ... ذرا غور کرو بھئی... یہ سب تصاویر ایسے لوگوں کی ہیں... جنہوں نے دنیا میں اودھم مچایا... ہنگامے کرائے... فسادات کرائے... انقلابات لانے کے لیے حکومتوں میں افراتفری مچائی... ارے باپ رے... میرا خیال ہے... اب اسد نیاز واپس نہیں آئے گا... اس لیے کہ وہ ہمیں انگلیوں کے نشانات نہیں دینا چاہتا تھا۔"

"نن... نہیں... نہیں۔" محمود اور فاروق چلا اٹھے۔

پھر دروازے کی طرف دوڑے... لیکن دروازہ تو دوسری طرف سے بند تھا... اب انہوں نے بیرونی دروازے کو دیکھا... وہ بھی باہر سے بند تھا۔

"ہو گئی چوٹ... اس کا مطلب ہے... بم دھماکا اسی نے کیا تھا... افسوس... ہم نے احتیاط نہیں کی... اب ابا جان کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔"

"وہ بعد کی بات ہے... پہلے ڈرائنگ روم سے نکلنا ہوگا۔"

فاروق جل گیا۔

"یہ کچھ مشکل نہیں... ہم بیرونی دروازہ پیٹنا شروع کر دیتے ہیں... کوئی راہ گیر کھول دے گا۔"

"ایسا کرنے کی ضرورت نہیں... چاقو کی مدد سے اندرونی دروازہ کھول دو... اب ہمیں کوٹھی کا اندر سے جائزہ بھی تو لینا ہوگا۔"

"دھت تیرے کی... کیا بھول ہوئی ہے... یعنی ہم پھر بھول گئے کہ کسی کو شک سے بری نہ سمجھو... اگر یہ اصول ذہن میں رکھ کر اس سے ملتے تو وہ اس طرح چوٹ دے کر نہیں جا سکتا تھا۔"

"اور ہم شک کر رہے تھے... واصف گیلانی پر۔"

"جائے واردات سے تو وہی بھاگتا نظر آیا تھا... اس میں ہمارا کیا قصور۔"

اب محمود نے چاقو کے ذریعے اندرونی دروازہ کھولا... اور کمرے سے باہر آگئے... کوٹھی زیادہ بڑی نہیں تھی... انہوں نے ایک ایک کمرے کا جائزہ لیا... وہاں کوئی نہیں تھا۔ ہر چیز جوں کی توں چھوڑ دی گئی تھی... اس کا مطلب ہے... وہ وہاں اکیلا رہتا تھا' یا کم از کم اس وقت اکیلا تھا... کوٹھی میں اب اس کی وہ کار بھی نظر نہ آئی... جس میں انہوں نے لفٹ لی تھی...

"یہ تو عجیب بات ہو گئی... کار میں تو وہ یہاں سے گیا نہیں... پھر اس کی کار کہاں گئی۔" فرزانہ بڑبڑائی۔

"شاید اس نے کار کہیں اور کھڑی کی ہو گی... ایسے لوگ اپنا انتظام پکا رکھتے ہیں... اسے خوف تو ہوگا کہ کہیں ہم اس تک نہ پہنچ

جائیں... وہ بم دھماکا کرنے کے بعد اپنی کار تک پہنچا تھا... اور اس میں بیٹھ کر فرار ہو رہا تھا کہ ہم نے اسے ہاتھ کا اشارہ دے دیا... ایسے لوگ ہمیں اچھی طرح پہچانتے ہیں... اس نے سوچا لفٹ دے کر وہ ہماری نظروں میں ایک اچھا انسان بننے کا موقع کیوں گنوائے... بس اس خیال سے اس نے لفٹ دے دی... وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ہم اس پر شک بھی کر سکتے ہیں، لیکن جب ہم نے اس سے اس کی انگلیوں کے نشانات کی بات کی تو وہ سمجھ گیا کہ اب وہ پھنس جائے گا... لہٰذا اس نے ہمیں بٹھایا اور خود نکل گیا... دروازے بند کرتا گیا... تاکہ ہمیں نکلنے میں کچھ دیر تو لگے۔"

"کافی چالاک ثابت ہوا پھر تو..."

انہوں نے کوٹھی کی ایک ایک چیز کو دیکھا بھالا... سگریٹ کی راکھ جھاڑنے والی ایک ٹرے میں انہیں دو طرح کے سگریٹ کے ٹکڑے نظر آئے... انہوں نے وہ دونوں ٹکڑے ایک لفافے میں محفوظ کر لیے...

"دونوں سگریٹ قیمتی ہیں... ایک سگریٹ تو وہ خود استعمال کرتا رہا ہے... دوسری قسم کے سگریٹ اس کے کسی ملاقاتی کے ہیں.. شاید یہ ہمارے کسی کام آجائیں۔"

"ہوں... لیکن اب اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں... جو ہونا تھا ہو گیا۔"

"آؤ پھر چلیں..."

MALIK JI
25-Jul-14

وہ جانے کے لیے مڑے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجی... وہ بری طرح چونکے... تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... پھر محمود نے پر جوش انداز میں کہا۔

"یہ فون میں سنوں گا اور فون کرنے والے سے اسد نیاز کی آواز میں بات کروں گا۔"

"کیا تم آواز کی پوری طرح نقل اتار سکو گے۔"

"کوشش کروں گا..." یہ جملہ اس نے اسد نیاز کی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے... کام چل جائے گا۔" فرزانہ نے فوراً تائید کی۔

اب محمود نے ریسیور اٹھایا... فوراً ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی:

"ہیلو اسد... انسپکٹر جمشید نے کیس ہاتھ میں لے لیا ہے... لہٰذا اب کچھ دنوں کے لیے غائب ہو جاؤ..."

"نن... نہیں۔" اس نے بوکھلاہٹ زدہ آواز نکالی...

"بس... ڈر گئے... وہ کوئی ہوا نہیں ہے... میں صرف احتیاط کی وجہ سے کہہ رہا ہوں... جب خطرہ دور ہو جائے گا تو میں خود تمہیں بتا دوں گا۔"

"اوکے سر۔"

"تمہاری آواز کو کیا ہوا؟"

"نزلہ ہو گیا ہے۔"

MALIKJI
25-Jul-14

"فوراً حرکت میں آجاؤ... میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔"

"یس سر۔" اس نے کہا... اور فون بند کر دیا گیا۔

"ہم... میں نے... یہ آواز کہیں سنی ہے۔" محمود کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

"اوہ! تب تو کام آسان ہو گیا... اس وقت تک ہم جتنے لوگوں سے اس کیس میں مل چکے ہیں' ان سے دوبارہ ملاقات کر لیتے ہیں۔"

"ہاں! یہ ٹھیک رہے گا... ویسے میرا خیال ہے کہ اب ہمیں ابا جان کچھ نہیں کہیں گے..."

"امید تو یہی ہے... آؤ پھر چلیں۔"

وہ وہاں سے ایک ٹیکسی میں روانہ ہوئے...

"فون کرو ابا جان کو... ہمیں معلوم ہونا چاہیے... وہ کہاں ہیں۔"

"او کے..." فاروق بولا۔

اس نے پہلے گھر کے نمبر ڈائل کیے... پھر دفتر کے... آخر موبائل نمبر ملائے... دوسری طرف سے ان کی آواز سن کر فاروق نے کہا۔

"آپ کہاں ہیں... ہم آپ تک آنا چاہتے ہیں۔"

"ہوٹل پالام میں آجاؤ... کیا کوئی خاص بات ہے۔"

"دھماکے کا مجرم ہاتھ سے نکل گیا... لیکن دم ہاتھ میں رہ گئی..."

"کیا مطلب... مجرم کی دم؟" انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

"جی... جی ہاں! ہم اس کی دم ہی کہہ سکتے ہیں۔"

"اچھا تو پھر تم دم لے کر ادھر آجاؤ... ہم دم سے ہی کام چلانے کی کوشش کریں گے۔"

"شکریہ ابا جان۔"

وہ فوراً ہوٹل پالام پہنچے... کاؤنٹر سے انہوں نے ان کے بارے میں پوچھا۔

"تھوڑی دیر پہلے منیجر صاحب کے پاس گئے تھے... اب معلوم نہیں... وہیں ہیں یا چلے گئے ہیں۔"

"شکریہ!" انہوں نے کہا اور منیجر کے کمرے کی طرف قدم اٹھانے لگے۔

"نہ جانے کیا بات ہے.. میں گھبراہٹ محسوس کر رہا ہوں۔"

"ابھی ذرا ٹھہرو۔" محمود نے بے خیالی کے عالم میں کہا۔

"کیا مطلب... کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو... کہ میں ٹھہر کر گھبراہٹ محسوس کروں۔"

"پ... پتا نہیں... میرا کیا مطلب ہے... لیکن میں خود الجھن محسوس کر رہا ہوں۔" محمود بولا۔

"فرزانہ گھبراہٹ محسو کر رہی ہے... تم الجھن... اب میں کیا

MALIK JI
25-Jul-14

محسوس کروں۔" فاروق نے پریشان ہو کر کہا۔

"پریشانی۔" فرزانہ فوراً بولی۔

"شکریہ! میری طرف دیکھو... کیا میں پریشان دکھائی دینے لگا ہوں۔"

"حد ہو گئی... انہیں ایسے میں مذاق کی سوجھ رہی ہے۔"

"ارے ہاں... واقعی... ہمیں تو منیجر کے کمرے تک جانا ہے..." اس نے چونک کر کہا۔

پھر وہ اس کے دروازے پر پہنچ گئے... دروازہ اندر سے بند تھا... وہ لوگ بے چین ہو گئے... محمود نے دستک دینے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ ایک سخت آواز آئی...

"ٹھہرو... کہاں دستک دینے جا رہے ہو؟"

"جی یہاں... اور دستک دینے کہیں جا نہیں... بلکہ آ رہے ہیں..." فاروق یہ کہہ کر دروازے کی طرف مڑا... وہاں ایک خوفناک سا آدمی ہاتھ میں پستول لیے کھڑا تھا:

"اندر ایک بہت ضروری میٹنگ ہو رہی ہے... جب تک خود اندر سے دروازہ نہیں کھولا جائے گا... کوئی باہر سے دستک نہیں دے گا۔"

"ہمارے نام محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں... ہمارے والد اندر ہیں... سمجھے آپ۔" فاروق نے آنکھیں نکالیں۔

"ہاں! سمجھ گیا... لیکن مجھے جو حکم ملا ہے میں وہی کروں گا۔"

"ہم بھی وہی کریں گے... جو ہمیں حکم ملا ہے... اور ہمیں اپنے والد کی طرف سے یہی حکم ملا ہے کہ ہم ان کے پاس پہنچ جائیں... لہٰذا تم ہمیں روکنے کی کوشش نہ کرو... ورنہ۔" محمود نے دھمکی دینے والے انداز اختیار کیا۔

"ورنہ تم کیا کر لو گے... پستول میرے ہاتھ میں ہے اور یہ نقلی نہیں ہے۔"

"ایسے پستول تو ہم روز دیکھتے رہتے ہیں..." یہ کہتے ہوئے محمود نے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا۔

"خبردار۔" وہ گرجا۔

ایسے میں پیچھے سے فرزانہ نے کوئی چیز اس کی طرف اچھال دی... اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی... ساتھ ہی انہوں نے اندر چیخ کی آواز سنی۔

☆...☆...☆

MALIK JI
25-Jul-14

کیسا تھپڑ

فون بند کر کے وہ پھر منیجر شمالی کی طرف مڑے... وہ اب تک خوف زدہ نظر آرہا تھا:

"آپ نے کیا کہا۔"

"میں نے پوچھا ہے... روڈی کہاں ہے؟"

"روڈی... کون روڈی۔"

"خوب چہرے پر بے پناہ خوف ہے... پھر بھی کہہ رہے ہیں روڈی کون ہے۔"

"تو اور کیا کروں... میں اسی لیے خوف زدہ ہوں کہ آپ مجھ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں... جس کا میں نام بھی نہیں جانتا۔"

"ارے میاں جانے دو... تم روڈی کو اچھی طرح جانتے ہو.. بلکہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے بھی رہے ہو۔ جوا وغیرہ بھی کھیلتے رہے ہو۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" اب اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"اکرام... ان کی اس بات کا جواب تم دو گے یا میں دوں۔"

"جی میں ہی دے دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر اکرام نے چند تصاویر اس کے سامنے رکھ دیں... ان میں وہ روڈی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا... یا تاش کھیل رہا تھا۔

"لو یہ... اچھا... اب سمجھا... آپ اسے روڈی کہہ رہے ہیں... جی نہیں... یہ تو کنگن تیلی ہے۔"

"چلیے پھر ہمیں کنگن تیلی سے ملا دیں۔"

"ہاں ضرور... کیوں نہیں۔" یہ کہہ کر اس نے گھنٹی بجا دی.. جلد ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوفناک سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔

"یس سر... کیا حکم ہے۔"

"اس اُلو کو بلاؤ۔"

"جی... کون سے الو کو۔"

"گدھے ہو تم... ہوٹل میں صرف اور صرف ایک ہی تو الو ہے۔"

"میں سمجھ گیا... آپ کنگن تیلی کی بات کر رہے ہیں۔"

"ہاں، پتا نہیں... وہ کیا کرتا پھر رہا ہے... کہ یہ شریف آدمی اس کی تلاش میں یہاں تک آگئے ہیں... ہے نا ہوٹل کی بدنامی کی بات۔"

"جی ہاں! بالکل... اس میں کیا شک ہے، میں اسے لے کر آتا

ہوں۔" یہ کہہ کر وہ جانے لگا۔

"ایک منٹ جناب۔" انسپکٹر جمشید پکار اٹھے۔

"جی... آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔" وہ ان کی طرف پلٹا۔

"جی ہاں! آپ سے کہا... ذرا ٹھہریں... مسٹر شالی... اس طرح تو وہ الو اڑ جائے گا... یہاں نہیں آئے گا... میرے نائب ان کے ساتھ جائیں گے... اور اسے ساتھ لے کر آئیں گے۔"

"کوئی حرج نہیں... گدھے... انہیں ساتھ لے کر جاؤ... الو کو ان کے ساتھ بھیج دو۔"

"یس سر۔" اس نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑا... اکرام اس کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔

"آخر بات کیا ہے جناب... روڈی پر کیا الزام ہے۔"

"اسے آجانے دیں... اس کے سامنے بات ہو گی۔"

"جی اچھا..."

عین اس وقت ان کے موبائل کی گھنٹی پھر بجی...

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں۔" انہوں نے سیٹ آن کرتے ہوئے کہا۔

"جمشید... غضب ہو گیا... شہر میں دو دھماکے اور ہو چکے ہیں... تم کہاں ہو... کیا کر رہے ہو۔"

"ہم نے ایک آدمی کا سراغ لگا لیا ہے سر... بہت جلد ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے... اللہ اپنا رحم فرمائے۔ اس وقت میں

کوئی بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں... ویسے میں اس وقت ہوٹل پالام میں اس کے منیجر شالی کے کمرے میں موجود ہوں۔"

"اوہ... اچھا اچھا... میں سمجھ گیا جمشید... تم فکر نہ کرو۔" یہ کہہ کر آئی جی صاحب نے فون بند کر دیا...

"کس سے بات کی ہے آپ نے۔"

"میرے آئی جی بات کر رہے تھے... شہر میں دو دھماکے اور ہو گئے ہیں... بم دھماکے..."

"اوہ... نہیں۔" اس نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں... پتا نہیں مجرموں کو کیا ضرورت پڑ گئی ہے اتنے دھماکے کرنے کی۔"

"حکومت کے خلاف کچھ لوگ شدید نفرت ظاہر کر رہے ہیں۔" شالی نے کہا۔

انہوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا... پھر بولے۔

"ہاں! آپ کی بات میں بہت وزن ہے۔"

"شکریہ۔" وہ مسکرایا۔

اسی وقت دروازہ کھلا... روڈی اندر داخل ہوا... اکرام اس کے پیچھے اندر آیا۔

"یہ اپنے کمرے میں تھا سر... اس نے ہوٹل میں باقاعدہ ایک کمرہ لے رکھا ہے۔"

"خوب... ہاں تو روڈی صاحب! آپ کیا کہتے ہیں۔"

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

"کس بارے میں۔" اس نے نفرت زدہ انداز میں کہا۔

"انوار جمالی کی کوٹھی میں بم دھماکا کرنے کے بارے میں۔"

"کیا آپ کا خیال ہے... وہ میں نے کیا ہے۔"

"ہمارے پاس ثبوت ہے۔"

"چلیں دکھائیں ثبوت... ذرا میں بھی تو دیکھوں۔"

"اکرام... اسے ثبوت دکھاؤ۔"

اکرام نے پیکٹ کھولا' اس میں سے ریموٹ کنٹرول نکال کر اس کے سامنے کر دیا۔

"یہ... یہ... یہ کیا ہے۔" روڈی دھک سے رہ گیا۔

"بس گھبرا گئے... تو اسے وہاں پھینک آنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"نن نہیں..." وہ چلا اٹھا۔

"اس پر جناب کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں۔"

"ارے باپ رے... مارا گیا پھر تو میں... اب کیا کروں استاد۔" یہ کہہ کر وہ شمالی کی طرف مڑا۔

"ہائیں... یہ تمہارے استاد ہیں..." اکرام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"فکر نہ کرو بچے... میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا... تم سے کوئی فاش غلطی ہو گئی ہے کہ یہ اس قدر جلد یہاں تک پہنچ گئے ہیں... ویسے یہ بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آئی... تم نے ریموٹ کنٹرول

وہاں کیوں چھوڑا... تم جیسے ماہر آدمی سے یہ بھاری غلطی کس طرح ہو گئی۔"

"چھوڑا نہیں... جونہی میں نے ریموٹ کا بٹن دبایا... دھماکا ہوا... ایک پتھر میرے ہاتھ پر لگا... ریموٹ میرے ہاتھ سے نکل گیا... اب میں وہاں اس کی تلاش میں رک تو نہیں سکتا تھا۔"

"اور آپ کو یہ کہاں ملا۔"

"ایک درخت کی شاخوں میں الجھا ہوا تھا۔"

"حد ہو گئی... روڈی عرف کنگن تیلی... تم تو ہمیں بھی لے بیٹھے۔" شمالی ہنسا۔

"کیا مطلب؟"

"یعنی... وہاں بم دھماکا کرنے کے لیے اسے میں نے ہی بھیجا تھا۔"

"بہت خوب... بہت آسانی سے جرم کا اقرار کرتے جا رہے ہو تم لوگ... خیر تو ہے۔"

"اس لیے کہ... ہم جانتے ہیں..." شمالی یہاں تک کہہ کر رک گیا۔

"اب یہ بھی تو بتا دو کہ کیا جانتے ہو۔"

"تم دونوں ہماری زد پر ہو... کچھ نہیں کر سکتے... کچھ بھی نہیں... اب اس ہوٹل سے تمہاری لاشیں بھی کہیں نہیں جائیں گی.. ان کو اس ہوٹل کے پیچھے ہی گٹر میں دبا دیا جائے گا... گٹر کے کیڑے

MALIK JI
25-Jul-14

ان لاشوں کو مرغوب غذا خیال کریں گے۔"

"ارے باپ رے... یہ پروگرام تو کچھ خوفناک سا ہے... لیکن ہم تم لوگوں کی زد پر کس طرح ہیں۔"

"اپنے چاروں طرف نظر ڈال لیں... اندازہ ہو جائے گا۔"

انہوں نے چاروں طرف دیکھا... کمرے کی ہر دیوار سے دو دو پستول کی نالیں جھانکتی نظر آئیں... گویا دیواروں میں پستولوں کی نالوں کے لیے پہلے سے سوراخ کیے گئے تھے... جب کہ فائر کرنے والے بالکل محفوظ تھے... وہ انہیں نظر نہیں آرہے تھے۔

"بھئی واہ... یار اکرام... بہت پکا انتظام کیا ان لوگوں نے تمہارا۔"

"جی... کیا مطلب... صرف میرا... آپ کا نہیں۔"

"ارے نہیں... یہ بے چارے میرا کیا کریں گے... میں جب اندر آیا تھا... اس سے پہلے ہی ان کا انتظام کر چکا تھا۔" انہوں نے شوخ آواز میں کہا۔

"وہ... وہ کیسے سر۔" اکرام نے بوکھلا کر کہا... کیونکہ اسے دور دور تک کوئی انتظام نظر نہیں آرہا تھا...

"بھئی اکرام... سمجھا کرو۔" وہ رازدارانہ انداز میں بولے۔

"ج... جی... بہتر۔" اکرام نے بوکھلا کر کہا... اس وقت انسپکٹر جمشید اسے بہت عجیب روپ میں نظر آرہے تھے۔

"کیا جی اچھا۔"

"یہ کہ میں سمجھا کروں گا۔"

"حد ہو گئی... ابھی اور اسی وقت سمجھ جاؤنا۔"

"بہت بہتر... سمجھ گیا۔"

"کیا سمجھ گئے..." انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"جو آپ سمجھانا چاہتے ہیں..."

اچانک انہوں نے بلا کی تیزی سے ایک چھلانگ شمالی کی طرف لگادی... ٹھیک اس لمحے اکرام سمجھ گیا... اور اس نے روڈی کی طرف چھلانگ لگادی...

"خبردار... حرکت نہ کرنا... تمہاری گدی سے پستول کی نال لگی ہے۔" انسپکٹر جمشید گرجے۔

"اور تم بھی حرکت نہ کرنا... تمہاری کمر سے پستول کی نال لگی ہے۔" اکرام بولا

"یہ... یہ کیا ہوا۔" شمالی چیخا۔

"اب اپنے سورماؤں کو حکم دو... نالیں ہٹالیں۔"

"ہٹالو... الوؤ... تم سب بیٹھے کے بیٹھے رہے... ایک بھی فائر نہ کر سکے۔"

نالیں ہٹ گئیں... انسپکٹر جمشید نے شمالی کا ایک بازو پکڑ کر مروڑ دیا... اس کے منہ سے دل دوز انداز میں چیخ نکل گئی۔

"اکرام... اب تم روڈی کے ہاتھ باندھ لو' پھر اس کے استاد کو... اس کے بعد ہم باہر کے بارے دیکھیں گے۔"

MALIK JI
25-Jul-14

اکرام مسکرا دیا... پھر اس نے جیب سے ریشم کی ڈوری نکالی اور ان دونوں کو باندھ دیا۔

"اب اگر تم دونوں یہیں اسی جگہ مرنے سے بچنا چاہتے ہو... تو اپنے ساتھیوں کو آواز دو... کہ وہ اندر آجائیں... اس طرح کہ ان کے ہاتھ اوپر اٹھے ہوئے ہوں... اگر ان لوگوں نے کوئی شرارت کی تو پہلے تم دونوں کی کھوپڑیوں میں سوراخ ہوں گے۔" انسپکٹر جمشید نے سرد ترین آواز میں کہا۔

"نن... نہیں... نہیں۔" شالی چیخا۔

"بس تو پھر حکم دو انہیں۔"

"تم لوگ ہاتھ اوپر اٹھا کر اندر چلے آؤ... خبردار... کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔" شالی نے بلند آواز میں کہا۔

"لیکن استاد... ان کے بچے ہماری زد پر ہیں۔" باہر سے کہا گیا۔

"کیا کہا... کن کے بچے۔"

"انسپکٹر جمشید کے بچے۔"

"وہ مارا... اب انسپکٹر جمشید... تم کیا کہتے ہو۔"

"ایک منٹ! محمود... کیا تم تینوں ان کی زد پر ہو..."

"ایک دو تین۔" محمود بولا۔

"ٹھیک ہے..." وہ بولے۔

"کیا ٹھیک ہے... یہ کیا بات ہوئی... کیا تم ان کی زد پر ہو..."

جواب میں کہا گیا... ایک دو تین۔" شالی نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے ان سے جو بات کرنی تھی کر لی... اس بات چیت کا نتیجہ جلد سامنے آجائے گا۔"

پھر باہر اچانک چیخیں گونج اٹھیں...

"یہ بھلا کن کی چیخیں تھیں۔" انسپکٹر جمشید نے بولے۔

"آپ کے بچوں کی۔"

"جی نہیں... یہ آپ کے چچوں کی تھیں... محمود ان لوگوں کو اندر لے آؤ۔"

"بہت بہتر ابا جان۔"

یہ آواز سن کر شالی اور روڈی کے چہرے تاریک ہو گئے۔

"استاد ہم بازی ہار گئے۔"

"اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔"

"لڑو... آپس میں... خوب لڑو... ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" اکرام ہنسا۔

پھر محمود، فاروق اور فرزانہ اس طرح کمرے میں داخل ہوئے کہ ان آگے پانچ غنڈے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔

"شان دار۔" انسپکٹر جمشید ہنسے۔

"شکریہ ابا جان..."

"پہلے ان سب کو قابو میں کیا جائے۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

اکرام اور وہ تینوں حرکت میں آگئے... انسپکٹر جمشید شالی کو

MALIK JI
25-Jul-14

قابو میں کیے کھڑے رہے... جب سب کو باندھ لیا گیا تو انہوں نے شالی کو چھوڑ دیا اور پر سکون آواز میں بولے۔

"اب تم صرف یہ بتادو... یہ دھماکے کیوں کیے ہیں۔"

"میں نے نہیں کیے... یہ دھماکے روڈی اور اس کے چند ساتھیوں نے کیے ہیں... میں تو نہیں ہوٹل میں پناہ دینے کا کام کرتا ہوں اور اس کا یہ مجھے معقول معاوضہ دیتے ہیں۔"

"لیکن یہ تمہیں استاد کہہ رہے تھے۔"

"یہ مجھے بس ایسے ہی استاد کہتے ہیں۔"

"یہ بات ماننے کو دل نہیں کرتا... خیر... روڈی تم بتاؤ۔"

"یہ ہمارا استاد ہے... اور دھماکوں کے پروگرام ہمیں اس سے ملتے ہیں۔" اس نے منہ پھاڑ کر کہا۔

"کیا!!!" شالی چیخا۔

"باقی ساتھیوں سے بھی آپ پوچھ لیں۔"

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے سر... ہم سے کام لینے والا شخص یہی ہے..."

اب ان کی نظریں شالی پر جم گئیں... پھر انسپکٹر جمشید کا الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے سر پر پڑا... اس کا سر جھنجھنا اٹھا:

"یہ تھپڑ کیسا تھا۔"

"مم... میں نے زندگی میں ایسا تھپڑ کبھی نہیں کھایا۔" اس نے اعتراف کیا۔

"اس جیسا ایک اور سر کے دوسری طرف پڑے گا... اگر اب تم نے سچ نہ اگلا اور اس پر بھی تم خاموش رہے تو میں تمہیں کمرہ امتحان میں لے جاؤں گا... پھر وہاں تم فرفر بولو گے۔"

"نن نہیں... نہیں۔" وہ چیخا۔

"بس تو پھر یہیں اگل دو۔"

"باس کے حکم سے میں ان سے یہ سب کام لیتا رہا ہوں۔"

"اب تم جھوٹ تو نہیں بول رہے۔"

"بالکل نہیں۔"

"ایک منٹ ابا جان... اس سے ایک سوال میں کروں گا اور ہمیں اس کے جھوٹ سچ کا اندازہ ہو جائے گا۔"

"اور وہ کیا محمود؟" انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا یہاں تمہارے سب ساتھی موجود ہیں... یا ان میں سے کوئی کم ہے؟"

شالی نے سب پر ایک نظر ڈالی... پھر بولا۔

"ان کا ایک ساتھی اور ہے... لیکن وہ ہوٹل میں نہیں رہتا... وہ باس کا زیادہ چہیتا ہے... باس براہ راست اسے احکامات بھی دیتا ہے... اور میرے ذریعے بھی... لہٰذا جب مجھے اسے کوئی ہدایت دینا ہوتی ہے تو میں اسے فون کرتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے... اس کا نام کیا ہے۔"

"اسد نیاز۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"بہت خوب! ابا جان... یہ شخص اب جھوٹ نہیں بول رہا.. اس لیے کہ ہم اسد نیاز سے مل چکے ہیں... لیکن وہ ہمیں چکمہ دے کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔"

"کوئی پرواہ نہیں... وہ بھی گرفتار ہو جائے گا... اب تم اپنے باس کے بارے میں بتاؤ... وہ کون ہے اور دھماکے کیوں کروا رہا ہے۔"

"مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کون ہے... ہاں میں یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ وہ یہ دھماکے کیوں کرواتا ہے۔"

ایسے میں فون کی گھنٹی بج اٹھی... شمالی بہت زور سے چونکا... اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

☆...☆...☆

نن... نہیں

"کیوں... کیا بات ہے... تم خوف زدہ کیوں ہو گئے؟"

"یہ... یہ ضرور باس کا فون ہے..."

"کوئی بات نہیں... یہ فون میں سنوں گا... تم کیا کہہ کر باس کو مخاطب کرتے ہو۔"

"یس سر... کہہ کر۔"

انہوں نے ریسیور اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا، ساتھ ہی اس سے کہا۔

"اب تم منہ سے آواز نہ نکالنا... ورنہ تم بہت پچھتاؤ گے۔"

اس نے ہونٹ بھینچ لیے... انسپکٹر جمشید نے فون کا ریسیور اٹھا لیا اور بولے۔

"یس سر۔" ان کے حلق سے بالکل شمالی کی آواز نکلی تھی۔

"شمالی فوراً زیر زمین چلے جاؤ... انسپکٹر جمشید کے بچے اسد نیاز تک پہنچ گئے تھے... لیکن وہ بہت خوب صورتی سے انہیں بے وقوف بنا کر نکل آیا... اب ہم سب خطرے میں ہیں۔"

"اوہ... یس سر۔"

MALIK JI
25-Jul-14

ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا...

"باس کی دوسری غلطی... اب اس نے اپنی آواز مجھے بھی سنا دی۔ اگرچہ وہ آواز بدل کر بول رہا تھا۔"

"لیکن میرا خیال ہے... ہم جب اس سے ملاقات کریں گے تو آواز پہچان لیں گے۔"

"لیکن صرف آپ... یا پھر محمود... میں اور فرزانہ آواز نہیں سن سکے۔"

"اوہ ہاں... واقعی... خیر یہ بھی بہت ہے۔" انہوں نے کہا پھر اکرام کی طرف متوجہ ہوئے۔

"اکرام انہیں بہت زیادہ خفیہ طریقے سے پرائیوٹ جیل میں پہنچانا ہے... تاکہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔"

"لیکن سر... ہوٹل میں منیجر شالی کا موجود نہ ہونا تو چھپا نہیں رہے گا۔"

"میں کاؤنٹر پر فون کر کے کہہ دیتا ہوں... میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے... اب میں دو تین دن تک بالکل غائب رہوں گا... اپنے کمرے سے نہیں نکلوں گا۔"

"اوہ ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔"

انہوں نے فون پر ہدایات دیں اور مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا۔

"تب پھر ہم یہاں سے رات کی تاریکی میں ہوٹل کے پچھلے

دروازے سے نکلیں گے... فی الحال انہیں یہیں بندھا پڑا رہنے دیتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے... اب ہمیں بھی یہاں سے میک اپ میں نکلنا پڑے گا۔"

انہوں نے ریڈی میڈ میک اپ کیے اور پچھلے دروازے سے باہر آ گئے... اپنی گاڑی بھی وہیں چھوڑ دی... اور ایک ٹیکسی کے ذریعے اپنے گھر سے کچھ فاصلے پر اترے...

"اب پہلے ہم کھانا کھائیں گے... کیونکہ تمہاری امی کا پارہ چڑھا ہوا ہو گا... پھر باس کی تلاش میں نکلیں گے۔"

"جی... جی... کک... کیا کہا..." فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"کیوں... کیا بات ہے... کیا ہوا۔"

"میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے... بس باس کی تلاش۔"

"لیکن یہ کوئی خاص نام نہیں... پتا نہیں اب تک کتنے جاسوسی ناولوں کا نام رکھا جا چکا ہو گا۔" فرزانہ نے جل کر کہا۔

"تو تم کیوں انگارے چبا رہی ہو۔" فاروق نے اسے گھورا۔

"انگارے چبائیں میرے دشمن..."

"اس کا مطلب ہے... تمہاری جوتی کی جگہ اب انگاروں نے لے لی۔" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"کیا مطلب... میں سمجھی نہیں۔" وہ چونکی۔

MALIK JI
25-Jul-14

"آج سے پہلے تک تو تم کہتی رہی ہو... جلتی ہے میری جوتی، اب تم نے کہہ دیا ہے... انگارے چبائیں میرے دشمن۔"

"میرا خیال ہے... بات کچھ بنی نہیں۔" محمود نے منہ بنایا۔

"تو تم بنالو... بات... کس نے روکا ہے۔"

اسی وقت وہ گھر کے سامنے پہنچ گئے... محمود نے دستک کے لیے ہاتھ اوپر اٹھایا... لیکن پھر اس کا ہاتھ اٹھا کا اٹھا رہ گیا... اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا...

"کیا ہوا... کوئی بھوت نظر آگیا ہے کیا۔" فاروق نے منہ بنایا

"نہیں... گھنٹی کے بٹن کو دیکھو۔" وہ سرسراتی آواز میں بولا۔

"گھنٹی کے بٹن کو دیکھیں... کیا مطلب۔" فرزانہ نے حیران ہو کر کہا۔

پھر تینوں نے گھنٹی کے بٹن کو دیکھا... بٹن پر انہیں تازہ خون لگا نظر آیا... جیسے کیسی نے خون آلودا انگلی سے بٹن دبایا ہو۔

انسپکٹر جمشید نے فوراً دروازے پر دباؤ ڈالا... وہ اندر سے بند تھا...

"فاروق جلدی کرو... پائیں باغ کے درخت کے ذریعے چھت پر پہنچ جاؤ... زینے کے ذریعے اندر پہنچو اور دیکھو... اندر کیا معاملہ ہے۔" ان کی آواز سے پریشانی جھلک رہی تھی... فاروق فوراً باغ کی طرف گیا... چند منٹ بعد چھت سے اس کی آواز سنائی دی۔ آواز اس نے سیٹی کی صورت میں منہ سے نکالی تھی... وہ بھی بہت دبی آواز،

انہوں نے اوپر دیکھا...

"زینہ بند ہے... اب کیا کروں۔" اس نے دبی آواز منہ سے نکالی۔

"محمود... ریشم کی ڈوری اوپر پھینک دو۔" انسپکٹر جمشید نے سرگوشی کی۔

محمود نے ریشم کی ڈوری کا گولا اوپر کی طرف پھینکا... فاروق نے اس کا ایک سرا منڈیر پر لگے ایک راڈ سے باندھا اور اس کو نیچے لٹکا کر بجلی کی تیزی سے اترتا چلا گیا... جونہی اس کے قدم زمین پر لگے... کسی نے سرد آواز میں کہا۔

"ہاتھ اوپر اٹھادو... آواز منہ سے نہ نکالنا۔"

فاروق سکتے میں آگیا... گویا دشمن بھی پوری طرح ہوشیار تھا، اس کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے... اب اس نے دیکھا... اس کے سامنے ایک سیاہ لباس والا کھڑا تھا... اس کے چہرے پر بھی نقاب تھا۔

"کیا چاہتے ہو۔" فاروق بولا۔

"دبی آواز میں بات کرو... ورنہ فائر کردوں گا۔"

"چلو دبی آواز... کرو بات۔"

"باقیوں کو بھی آنے دو۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے اچانک پستول کا دستہ اس کے سر پر دے مارا۔

فاروق کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی... اور پھر وہ گرتا چلا گیا۔

MALIK.JI
25-Jul-14

"ایک تو گیا کام سے... رہ گئے تین اب دوسرے کا انتظار کرو۔" سیاہ پوش نے جلا کر کہا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر ایک تاریک کونے میں کھڑا ہو گیا... جلد ہی اس نے چھت پر کسی کے کودنے کی آواز سنی... وہ دل ہی دل میں مسکرا دیا اور خود سے بولا۔

"آ گیا دوسرا۔"

اس بار محمود رسی کے ذریعے اترا... سیاہ پوش نے تاریک کونے سے نکل کر اس کے بھی سر پر وار کیا...

☆...☆

"نہیں فرزانہ... وہ اندر پھنس چکے ہیں... اب تم نہیں... میں جاؤں گا... میں نے غلطی کی... فاروق کے بعد محمود نہیں بھیجنا چاہیے تھا..."

"لیکن ابا جان... اب ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ اندر خطرہ ہے... لہٰذا میں کیوں مار کھا جاؤں گی بھلا۔"

"اندر موجود دشمن کافی چالاک جان پڑتا ہے... میں نہیں چاہتا کہ تم بھی چوٹ کھاؤ... البتہ اگر میری طرف سے جواب نہ ملے تو پھر ضرور آ جانا۔"

"جیسے آپ کی مرضی... ویسے اس مرتبہ جانا مجھے ہی چاہیے تھا۔"

"نہیں... بالکل نہیں۔" انہوں نے سرد آواز میں کہا اور باغ کی طرف چلے گئے... درخت کے ذریعے وہ چھت پر پہنچے۔ نیچے

جھانک کر دیکھا... صحن میں کوئی نظر نہ آیا... نیچے تاریکی ضرور تھی، لیکن اس حد تک نظر آ رہا تھا کہ وہاں کوئی موجود ہوتا تو نظر آ جاتا... اب ان کے لیے رسی کے ذریعے نیچے اترنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا... انہوں نے اللہ کا نام لیا اور نیچے سرکنے لگے... لیکن جب وہ فرش کے نزدیک پہنچ گئے تو انہوں نے رسی کو ایک جھولا سا دیا اور ایک طرف چھلانگ لگا دی... چھلانگ لگانے کے ساتھ ہی وہ فرش پر لڑھک گئے... عین اس وقت فرش پر ٹھک کی آواز ابھری... گویا جس جگہ وہ پہلے گرے تھے، اس جگہ وار کیا گیا تھا... اب انہوں نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی... انہوں نے ایک سیاہ پوش کو آندھی اور طوفان کی طرح اپنی طرف چھلانگ لگاتے دیکھا... عین اس وقت وہ ان پر آ پڑا... لیکن وہ بجلی کی سی سرعت کے ساتھ جھکائی دے گئے۔ سیاہ پوش دیوار سے ٹکرایا... ان کے لیے اتنا ہی موقع کافی تھا... انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، اپنی بائیں ٹانگ گھما دی... وہ اس کی پسلیوں میں لگی... اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی... دھپ کر کے فرش پر گرا... انسپکٹر جمشید نے اسے موقع دینا مناسب نہ سمجھا... اور اس کے سر پر ایک زوردار ٹھوکر رسید کر دی... ٹھوکر کھا کر وہ بری طرح تڑپا اور ساکت ہو گیا... انہوں نے اس بات کا اطمینان کر لیا کہ وہ کہیں بن تو نہیں رہا... جب یقین ہو گیا کہ بے ہوش ہو چکا ہے تو بیرونی دروازہ کھول دیا...

"آ جاؤ فرزانہ۔"

فرزانہ اندر داخل ہوئی... لائٹیں جلائی گئیں... فاروق،

MALIK JI
25-Jul-14

اور محمود صحن کے ایک کونے میں بے ہوش پڑے تھے... ان کے سر پر چوٹ کے آثار تھے... اندر کمرے میں بیگم جمشید بندھی پڑی تھیں... جلدی جلدی ان کی رسیاں کھولی گئیں... پھر وہ اس کی طرف مڑے... اور اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا۔

وہ چہرہ ان کے لیے نیا تھا... پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا.. اب اسے ہوش میں لانے کی تدبیر کی گئی... آخر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہاں تو آپ اپنا نام بتانا پسند کریں گے..."

جواب میں وہ کچھ نہ بولا۔

"ہمارے گھر میں آنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی... آپ کیا کرنا چاہتے تھے یہاں آکر۔"

اس نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا۔

"اس کا مطلب ہے... آپ زبان بند رکھیں گے... کچھ نہیں بولیں گے۔"

اس نے سر تک ہلانے کی کوشش نہیں کی۔

"گویا ہمیں آپ کو کمرۂ امتحان میں لے جانا پڑے گا..."

جواب میں وہ خاموش رہا... انہوں نے اکرام کے نمبر ملائے۔

"بھئی اکرام آجاؤ ذرا گھر... یہاں بھی ایک عدد شکار موجود ہے۔"

"اوکے سر... ابھی آیا۔" اس نے پرجوش انداز میں کہا... شکار کا لفظ سن کر وہ ہمیشہ خوش ہو جایا کرتا تھا...

جلد ہی وہ وہاں پہنچ گیا... حملہ آور کو دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلا دیا، گویا وہ بھی اسے نہیں جانتا تھا... اکرام نے اپنے ماتحتوں کو اشارہ کیا... وہ اسے اٹھانے کے لیے آگے بڑھے۔

"ارے ہاں... اکرام... اس کی انگلیوں کے نشانات لے لو.. کیا خبر ضرورت پڑ جائے۔"

"جی بہتر! کیا اسے کمرۂ امتحان میں لے جانا ہے۔"

"ہاں بالکل... اگر یہ زبان کھول دے تو ٹھیک... ورنہ پھر مجھے فون کر دینا... لگتا ہے... اسے باس نے بھیجا ہے۔"

"باس! آپ کا مطلب ہے... وہ شخص جو شہر میں بم دھماکے کرا رہا ہے۔"

"ہاں... بالکل۔" انہوں نے سر ہلایا۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے... شہر میں اس وقت تک چار جگہ بم دھماکے ہو چکے ہیں۔"

اکرام اسے لے کر چلا گیا... ابھی آدھ گھنٹا بھی نہیں گزرا تھا کہ اکرام کا فون موصول ہوا، وہ پھنسی پھنسی آواز میں کہہ رہا تھا:

"مم... مجھے افسوس ہے سر... اسے ہم سے چھین لیا گیا۔"

"کیا مطلب... کیا اس پر حملہ کیا گیا... اور وہ مارا جا چکا ہے۔"

"نہیں سر... وہ اسے ہم سے چھین کر زندہ سلامت لے گئے۔"

"وہ کیسے؟" وہ چلائے۔

"ہم پر سڑک پر حملہ کیا گیا سر... دن دہاڑے حملہ۔"

"نن... نہیں... ان کی یہ جرأت... میں آرہا ہوں وہیں ٹھہرو۔" انسپکٹر جمشید چلائے... وہ اچھل کر کھڑے ہو گئے... چہرہ مارے غصے کے سرخ ہو گیا... وہ دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

☆...☆...☆

MALIK JI
25-Jul-14

چوٹ

"ہو سکتا ہے... مجرم کا فون ہو... لہٰذا ہم سب اس فون کو سنیں گے... محمود تم پہلے ہی اس کی آواز سن چکے ہو... اب اور غور سے سننا..."

"جی بہتر۔" وہ فوراً بولا۔

انسپکٹر جمشید نے فون کا بٹن دبا دیا... فوراً ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہاہاہا! ہو گئی نا چوٹ۔"

"ہاں ہو گئی... تمہیں بھی ہو گی ان شاء اللہ۔"

"میں اس وقت کا انتظار کروں گا... جاؤ سڑک پر جا کر اسد نیاز کا ماتم کرو... اور اپنے آدمیوں کی کار کردگی کا جائزہ لو۔ اتنے بگے تو تم نے ماتحت رکھے ہوئے ہیں۔"

"بس یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا۔"

"نہیں... بتانا یہ تھا کہ اب دھماکے پر دھماکے ہوں گے... روک سکتے ہو تو روک لو... تمہارا ناک میں دم نہ کر دیا تو میرا نام بھی۔" وہ کہتے کہتے رک گیا... شاید رو میں اپنا نام بتانے چلا تھا۔

MALIK JI
25-Jul-14

"بس ڈر گئے... اتنے بہادر ہو تو نام بھی بتا دو نا۔" انہوں نے ہنس کر کہا۔

"بتا تو دوں... تم ڈر جاؤ گے' اس لیے نہیں بتاتا۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا... وہ برا سا منہ بنا کر رہ گئے...

"کیا یہ وہی آواز تھی محمود۔"

"نن نہیں... نہیں۔" محمود چلا اٹھا۔

"کیوں... کیا بات ہے... کیا ہوا؟"

"یہ آواز وہ نہیں تھی... اس کا مطلب ہے... وہ آواز بدل کر بولنے کا ماہر ہے... یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ پہلے بھی اس نے کسی اور کی آواز میں بات کی ہو اور اب بھی۔"

"کچھ بھی ہو محمود... آواز تو یہ اس کی اپنی تھی نا... اور اب تو میں بھی سن چکا ہوں۔"

"اور اگر اس نے یہ الفاظ کسی اور سے کہلوائے ہوں۔"

"اوہ... ہاں... اس صورت میں یہ کہوں گا کہ وہ بہت زیادہ چالاک ہے... خیر پہلے سڑک۔"

وہ اس جگہ پہنچے... جہاں اکرام اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا گیا تھا... سب کے سب زخمی ہوئے تھے... اس لیے اکرام نے ان سب کو ہسپتال بھجوا دیا تھا... لیکن خود زخمی ہونے کے باوجود وہیں کھڑا تھا... اس کے کندھے پر گولی لگی تھی... اگرچہ کندھے کے اوپر کپڑا

بندھوا لیا تھا اس نے... لیکن خون جاری تھا... اس کے چہرے پر شرمندگی ہی شرمندگی تھی... انسپکٹر جمشید یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔

"یہ کیا اکرام... تم ہسپتال کیوں نہیں گئے... مجھے فون پر بتایا تک نہیں کہ تم سب زخمی ہوئے ہو۔"

"شرمندگی نے کچھ بتانے نہیں دیا۔"

"اس میں شرمندگی کی کوئی ضرورت نہیں... اکرام... پہلے تم ہسپتال جاؤ... میں وہیں آکر تم سے ملاقات کر لوں گا... جلدی کرو۔"

جائے واردات پر اب اس کے اور ماتحت آ چکے تھے' ان میں سے ایک کے ساتھ اسے بھیج دیا گیا۔ اب انہوں نے اس جگہ کا جائزہ لیا...

مطلب یہ ہے کہ حملہ آور پہلے سے یہاں آکر کھڑے ہو گئے تھے... وہ تھے بھی گاڑی پر... اب بے چارے اکرام اور اس کے ساتھیوں کو کیا پتا کہ اچانک اس طرح ان پر حملہ دن کے وقت بھی ہو سکتا ہے... اچانک فائرنگ ان پر شروع ہوئی تو وہ گھبرا گئے... اور جیپ سے اتر کر ادھر ادھر لڑھک گئے۔ تاکہ گولیوں سے بچ سکیں... بس اس لمحے وہ اسد نیاز کو لے کر فرار ہو گئے... خیر کوئی بات نہیں... ہم ان سے نبٹ لیں گے... گھر میں بھی اس نے برا سلوک کیا ہے... وہ خود کو بہت سخت خیال کرتا ہے... بہت طاقت ور سمجھتا ہے... گویا بہت غرور ہے اسے... لیکن غرور کا سر نیچا... یہ وہ بھول گیا ہے... اس

دنیا میں تو بڑے بڑے فرعون آئے اور مارے گئے... اب یہ بھی مارا جائے گا... حملہ آور یہاں کوئی چیز گرا گئے ہوں شاید..."

یہ کہہ وہ پھر غور سے دیکھنے لگے...

انہوں نے یہاں آکر کچھ دیر تک تو اکرام اور ان کے ماتحتوں کا انتظار کیا ہوگا' سڑک پر اس جگہ دونوں طرف کوئی عمارت نہیں... لہٰذا کسی سے کچھ معلوم بھی نہیں کیا جاسکتا... ہم صرف اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ تعداد میں دس بارہ تو ضرور ہوں گے... ہوں گے بھی گاڑیوں پر... انہوں نے یہاں رک کر سگریٹ وغیرہ بھی پیے ہوں گے... ذرا دیکھنا... سگریٹ کے ٹکڑے پڑے ہیں... انتظار کے لمحات میں انسان سگریٹ بھی جلدی جلدی پیتا ہے۔"

"ہوں... واقعی۔"

وہ سڑک اور سڑک کے کناروں کا جائزہ لینے لگے... آخر انہیں سگریٹ کے چند ٹکڑے مل گئے... اور ایک ٹوٹا ہوا بٹن بھی ملا... جو کوٹ کا تھا... وہ چیزیں انہوں نے ایک کاغذ میں محفوظ کر لیں۔

"لیکن ابا جان... ان چیزوں سے ہمیں بھلا کیا فائدہ ہوگا... ہم اگر حملہ آوروں تک پہنچ بھی جائیں... تب بھی اصل مجرم تو ہاتھ نہیں آجائے گا۔" فرزانہ نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر اس کے زیادہ سے زیادہ آدمی گرفتار ہو جائیں تو کیا شہر میں دھماکوں کا سلسلہ رک نہیں جائے گا فرزانہ... آخر یہ کام بھی تو وہ ان لوگوں سے لے رہا ہے... اسد نیاز کی مثال تمہارے سامنے

ہے... دھماکا روڈی نے کیا تھا... لیکن اسد نیاز وہاں موجود تھا... تاکہ کوئی مسئلہ پیش آجائے تو مدد کر سکے..."

"اور واصف گیلانی۔"

"ہاں! اس کے بارے میں ابھی تک ہم اندازہ نہیں لگا سکے' لیکن اب ہم ملاقاتیں کریں گے... آوازیں سنیں گے... سگریٹوں کا جائزہ لیں گے... اور اگر کہیں کسی کے کوٹ کا بٹن ٹوٹا نظر آگیا تو اور اچھا ہے۔"

"ان سب باتوں کے باوجود... میرا خیال ہے ابا جان... مجرم ہاتھ نہیں آئے گا... وہ بہت چالاک ہے... وہ ہم سے کھیل رہا ہے... بلی چوہے کا کھیل... ہمارے گھر پر حملہ کرنا... یہاں سڑک پر حملہ کرنا... ان سب باتوں کا مطلب ہے... وہ ہم سے کھیل رہا ہے۔" فرزانہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو فرزانہ... ظلم کی رسی دراز نہیں ہوتی... ہر ظالم اپنے آپ کو بہت محفوظ خیال کرتا ہے... آؤ چلیں۔"

ایسے میں ان کے فون کی گھنٹی بجی... آئی جی صاحب کا فون تھا... وہ کہہ رہے تھے:

"جمشید... فوراً مون مارکیٹ پہنچو... وہاں ابھی ابھی بم کا دھماکا ہوا ہے... تین آدمیوں کے ٹکڑے اڑ گئے... زخمی پتا نہیں کتنے ہیں۔"

"بہت اچھا سر... میں آجاتا ہوں... لیکن سر... اگر ان

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

وارداتوں کا سلسلہ رکوانا چاہتے ہیں تو مجھے نہ بلوائیں۔" انہوں نے عجیب بات کہہ دی۔

"کیا مطلب جمشید... کیا میں نہیں چاہوں گا... کہ دھماکوں کا سلسلہ بند ہو جائے۔" وہ چلائے۔

"سوری سر... میرے منہ سے غلط جملہ نکل گیا... دراصل مجھے یوں کہنا چاہیے تھا... مصلحت اس میں ہے کہ آپ مجھے وارداتوں کی جگہوں پر نہ بلوائیں... ورنہ مجرم تک پہنچنے میں بہت دیر ہو جائے گی... دراصل اس کے خلاف کئی چیزیں اب ہمارے پاس ہیں... اور ہم اس کی تلاش میں نکلنے کا پروگرام رکھتے ہیں... اگر ہم دھماکوں کی جگہوں پر جاتے رہیں گے تو اس تلاش کا سلسلہ رک جائے گا۔"

"اب میں سمجھا... تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"یس سر... وارداتیں وہ تو اپنے کارکنوں سے کروا رہا ہے... کارکن اس کا حکم سنتے ہیں اور حرکت میں آجاتے ہیں... اگر ہم اسے گرفتار کر لیتے ہیں تو دھماکوں کا سلسلہ خود بخود رک جائے گا... ویسے ہم اس کے کارکنوں کو گرفتار کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں... جتنے زیادہ آدمی ہم گرفتار کرنے میں کامیاب ہوں گے... اتنا ہی یہ سلسلہ رکے گا... اس پر تو گویا بھوت سوار ہے... دھماکوں کا۔"

"ٹھیک ہے جمشید... تم جائے واردات پر نہ آؤ... بس جلد از جلد مجرم تک پہنچنے کی کوشش کرو... پورے شہر کا امن یک دم ختم ہو گیا ہے... ہر کوئی خوف کا شکار ہو گیا ہے کہ نہ جانے کب اس کے

آس پاس بم دھماکا ہو جائے۔"

"میں سمجھ رہا ہوں سر... اور محسوس کر رہا ہوں... اللہ ہم پر رحم فرمائے..."

آخر آئی جی صاحب نے فون بند کر دیا...

"کیا خیال ہے پہلے ہم کس سے ملاقات کریں۔"

"سب سے زیادہ میرے ذہن میں کاشف گیلانی اور واصف گیلانی چبھ رہے ہیں..." فرزانہ نے منہ بنایا۔

"لیجیے... وہ کوئی کانٹے ہیں کہ ذہن میں چبھنے لگے۔" فاروق بول پڑا۔

"بھئی محاورے کے رنگ میں چبھ رہے ہیں۔" فرزانہ مسکرائی۔

"حد ہو گئی... اب محاورے بھی رنگین ہونے لگے... ہے کوئی تک۔" فاروق جل گیا۔

"اب تم سے کون مغز مارے۔" فرزانہ تلملا کر بولی۔

"تم... اور صرف تم مغز مارو۔" فاروق نے آنکھیں نکالیں۔

"کیا یہ وقت ان باتوں کا ہے۔" انسپکٹر جمشید جھلا اٹھے۔

"مہربانی فرما کر آپ بتا دیں... یہ وقت کن باتوں کا ہے۔" محمود مسکرایا۔

"غور کرنے کا... فکر کرنے کا... میں تمہیں دعوت دیتا ہوں غور و فکر کی۔" وہ بھی مسکرائے۔

MALIK JI 25-Jul-14

"آپ جب بھی دعوت دیتے ہیں... غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں... کیا آپ کے خیال میں غور و فکر سے لذیذ کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے۔" فرزانہ نے فوراً پوچھا۔

"میرا خیال ہے... ضرور ہے... بہت سی چیزیں ہوں گی... لیکن اس وقت میرا ذہن مجرم پر اٹکا ہوا ہے... پہلے ہم واقعی کاشف گیلانی، واصف گیلانی سے ملاقات کریں گے... لہٰذا ہم ان کی طرف چل رہے ہیں۔"

"چلیے پھر یونہی سہی... اس کا افسوس رہے گا... کہ دعوت درمیان میں رہ گئی۔" فاروق نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"کون سی دعوت۔" انسپکٹر جمشید چونکے۔

"جی... وہی... غور و فکر والی۔"

"وہ... نہیں تو... تم راستے میں جتنی چاہے یہ دعوت اڑاتے رہنا۔" وہ مسکرائے۔

"آپ پر سخاوت کا بھوت تو سوار نہیں ہو گیا۔"

"ارے باپ رے۔" وہ گھبرا گئے۔

"کک... کیا ہوا ابا جان۔" تینوں گھبرا گئے۔

"بھئی بھوت تو بھوت ہی ہے... چاہے کسی چیز کا کیوں نہ ہو... اس سے ڈر لگتا ہے۔"

"یوں تو آج کل مہنگائی کا بھوت سب سے زیادہ خوفناک ہے... آدمیوں کی چیخیں نکلوا دیتا ہے۔" فاروق تڑ سے بولا۔

"حد ہو گئی... ہم تو مجرموں سے بھوت تک پہنچ گئے... جبکہ ہمیں بھوت سے مجرموں تک پہنچنا چاہیے تھا۔" محمود نے منہ بنایا۔

"گویا غلط راستے پر نکل گئے... اور یہ راستا ہے بھوتوں کا... ابا جان... واپس چلیے۔"

"یار تنگ نہ کرو... بس غور کرو اور فکر کرو۔"

"غور تو ٹھیک ہے... فکر کس کا کریں۔"

"مجرم کا اور کس کا۔"

"وہ ہم وہاں جا کر کر لیں گے... میرا مطلب... واصف گیلانی کے ہاں... آخر یہ شخص موقع، واردات سے عین اس وقت کیوں گزر رہا تھا؟"

"یوں تو وہاں سے اس وقت نہ جانے کتنے آدمی گزر رہے ہوں گے۔"

"لیکن... وہ سب لوگ ہم سے نہیں ٹکرائے... ہم سے واصف گیلانی ٹکرایا تھا۔"

"غلط... بالکل غلط... وہ نہیں ٹکرایا تھا... ہم نے اسے بھاگتے دیکھا تھا... اور ہم اس سے جا ٹکرائے تھے۔"

"بے کار کی باتیں نہ کرو... اس سے بہتر ہے... کام کی بات کر لو۔"

"وہ دور دور تک نظر نہیں آ رہی ابا جان۔" فاروق جلدی سے بولا۔

MALIK JI
25-Jul-14

"کیا... چیز۔"

"کام کی بات۔" فاروق فوراً بولا۔

"حد ہو گئی... اب تم مجھ سے بھی مذاق کرنے لگ گئے..."

عین اس وقت وہ کاشف گیلانی کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے... ابھی وہ کار سے نہیں اترے تھے کہ دروازہ کھلا اور ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

☆...☆...☆

سگریٹ

اندر سے نکلنے والے انوار جمالی تھے' وہ بھی انہیں دیکھ کر چونکے۔

"آپ لوگ اور یہاں ؟" وہ حیرت زدہ انداز میں بولے۔

"یہی سوال ہم آپ سے کرنا چاہتے ہیں... آپ اور یہاں ؟"

"میں ... میں تو یہاں کاشف گیلانی صاحب سے ملنے آیا تھا... یہ میرے دوست ہیں۔"

"اوہو اچھا... کمال ہے ... حیرت ہے۔" محمود کی آواز ابھری۔

"کیوں... جناب! اس میں کمال اور حیرت کی کیا بات ہے... یہ تو سیدھی سادھی بات ہے۔"

"بالکل ... ٹھیک ... یہ سیدھی سادھی بات ہے ... لیکن اس میں الٹ پلٹ بات یہ ہے کہ جب آپ کی کوٹھی میں بم کا دھماکا ہوا... تو کاشف گیلانی صاحب کے بیٹے واصف گیلانی کو وہاں سے بھاگتے ہوئے ہم نے خود دیکھا تھا اور ہم تعاقب کرتے ہوئے' یہاں آئے تھے... پھر ہم نے کاشف صاحب اور واصف صاحب سے ملاقات کی

MALIK JI
25-Jul-14

تھی ... لیکن اس وقت تک ان پر شک کرنے کی کوئی معقول وجہ ہمارے پاس نہیں تھی ... صرف اتنی سی بات پر انہیں گرفتار نہیں کیا جاسکتا تھا کہ یہ وہاں سے بھاگتے نظر آئے تھے ... خوف کا شکار ہو کر ایک عام آدمی بھی ایسی جگہ سے بھاگ سکتا ہے... یہ خیال کر کے بھی بھاگ سکتا ہے کہ کہیں پولیس اسے نہ پکڑ لے ... اس لیے ہم نے انہیں اس وقت گرفتار نہیں کیا تھا۔"

"ارے باپ رے ... تت ... تو کیا... تو کیا... اب ان کے خلاف آپ کو کوئی ثبوت مل گیا ہے اور آپ انہیں گرفتار کرنے کے لیے آئے ہیں۔"

"نہیں ... ہم اپنے شک کو یقین میں بدلنے کی فکر میں ہیں۔"

"کیا کہا... کیا آپ کو ان پر شک ہے... نہیں نہیں... یہ تو میرے پرانے دوست ہیں... بم دھماکے سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہو سکتا۔"

"ہم آپ سے پھر ملیں گے ... اس وقت تو ان سے ملنا ضروری ہے۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔" انہوں نے منہ بنایا اور آگے بڑھ گئے۔

محمود نے دروازے پر دستک دی... جلد ہی کاشف گیلانی نے دروازہ کھولا۔

"اوہ... آپ لوگ ہیں... میں تو ابھی ابھی انوار جمالی صاحب

کو رخصت کر کے واپس پلٹا تھا..."

"جی ہاں... ہماری ان سے ملاقات ہوئی ہے... وہ یہاں کس سلسلے میں آئے تھے۔"

"بس... وہ دوست ہیں... ملنے کے لیے آگئے تھے... بے چارے بم دھماکے کی وجہ سے کافی پریشان ہیں... کوٹھی گئی... کار گئی... اور نہ جانے کتنا قیمتی سامان گیا۔"

"جی ہاں! یہ تو ہے... ہمیں ان سے پوری پوری ہمدردی ہے..."

"آیئے... تشریف لایئے... سنایئے... اس کیس کے سلسلے میں کیا رہا۔"

"ہم ابھی تک مجرم کا سراغ نہیں لگا سکے... بس بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔"

"ہوں... ٹھیک ہے..."

وہ انہیں ڈرائنگ روم میں لے آئے... اس وقت انہوں نے کہا۔

"مہربانی فرما کر آپ واصف صاحب کو بلائیں۔"

"اچھا..." انہوں نے کہا اور اٹھ کر چلے گئے... جلد ہی وہ واصف کو ساتھ اندر لائے... اس کے چہرے پر بے زاری کے آثار تھے۔

"آخر آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔" واصف بولا۔

محمود غور سے آواز کو نوٹ کر رہا تھا۔

"سچ بات یہی ہے کہ ہم آپ کی طرف سے ابھی تک مطمئن نہیں ہوئے... ہمیں یقین ہے آپ اس جگہ بلاوجہ موجود نہیں تھے... کوئی وجہ ضرور تھی کہ آپ دھماکا ہوتے ہی وہاں سے بھاگ گئے ہیں۔"

"میں آپ کو بھلا کس طرح یقین دلا سکتا ہوں..."

"کوشش تو آپ کو کرنی چاہیے..."

"میں بتا چکا ہوں... وہاں شاپنگ کی غرض سے گیا تھا... کار کھڑی کرنے کی جگہ مون روڈ پر تھی نہیں... ہم... میرا مطلب ہے... عام طور پر نہیں ہوتی... اس لیے میں نے ڈرائیور کو اس گلی میں کار کھڑی کرنے کے لیے کہا تھا... پھر خود پیدل مون روڈ پر گیا... عین اس وقت وہاں دھماکا ہو گیا... بس میں گھبرا کر بھاگ نکلا... میری کہانی تو بس اتنی سی ہے..."

"اس کا مطلب ہے... آپ مون روڈ پر آتے جاتے رہتے ہیں۔" انسپکٹر جمشید نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں بالکل... وہاں کئی شاپنگ پلازے ہیں... جن پر اچھی اچھی چیزیں ملتی ہیں۔"

"ہم آپ کے ڈرائیور سے ملنا چاہتے ہیں... وہ پھر نظر ہی نہیں آئے۔"

"وہ اس وقت یہاں نہیں ہے... اسے کوئی کام تھا... چھٹی لے کر گیا ہے... اب کل آئے گا۔" واصف بولا۔

"اس کے گھر کا پتا ہی بتا دیں۔"

"اوہو... آخر آپ اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔"

"صرف چند سوالات... آپ کا اگر اس جرم سے کوئی تعلق نہیں... تو پھر آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے..."

"میں پریشان نہیں ہوں۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"یہ اچھی بات ہے... کہ آپ پریشان نہیں ہیں... کیا ڈرائیور کے گھر فون ہے۔"

"جی... جی نہیں..."

"خیر... اس کا پتا لکھوا دیں۔"

"وہ بستی گل شاہ میں رہتا ہے... مکان کا نمبر مجھے معلوم نہیں... تاہم بستی کا کوئی آدمی بھی اس کے گھر کا پتا بتا دے گا۔"

"شکریہ... ہماری وجہ سے آپ کو بہت پریشانی ہوئی... اب ہم چلیں گے۔"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں انسپکٹر صاحب... اس معاملے سے میرے بیٹے کا دور کا بھی تعلق نہیں۔"

"ہو سکتا ہے... یہی بات ہو۔"

"گویا آپ اس پر شک کر رہے ہیں۔"

"شک تو ہم آپ پر بھی کر رہے ہیں۔" وہ مسکرائے۔

"ارے باپ رے۔" وہ بوکھلا اٹھا۔

"جونہی وہ اٹھے... محمود کے جسم کو ایک جھٹکا لگا... اس کی

MALIK JI
25-Jul-14

MALIK JI
25-Jul-14

نظریں میز پر رکھے ایش ٹرے پر پڑیں... اچانک اس کے منہ سے نکل گیا۔

"اوہو... کس قدر خوب صورت ایش ٹرے ہے..."

"نہیں تو... اتنا خوب صورت تو نہیں ہے یہ۔" کاشف گیلانی نے حیران ہو کر بولے۔

"مجھے تو لگا... کیا میں اس کو اٹھا کر دیکھ سکتا ہوں۔"

"اوہ... ضرور... کیوں نہیں۔"

محمود نے ایش ٹرے اٹھالیا... اسے گھما پھرا کر دیکھا اور پھر میز پر رکھ دیا...

"چلئے ابا جان۔"

وہ باہر نکل آئے... کار میں بیٹھ کر وہاں سے بستی گل شاہ کی طرف روانہ ہوئے... ساتھ ہی فرزانہ نے کہا۔

"ایش ٹرے میں کون سی خوب صورتی کی بات تھی بھلا۔"

"سگریٹ کا ایک ٹکڑا... جواب میری جیب میں ہے۔"

"اوہ... سگریٹ کا ٹکڑا... غالباً ہم نے اسد نیاز کے گھر میں موجود ایش ٹرے میں سگریٹ کے ٹکڑے دیکھے تھے... کیا یہ ٹکڑا ان میں سے ایک کے مطابق ہے۔"

"خیال یہی ہے... جو غلط بھی ہو سکتا ہے۔"

"تب پھر تم اس وقت ٹکڑے کو کیوں نہیں دیکھ لیتے۔"

انسپکٹر جمشید بے چین ہو گئے۔

محمود نے تینوں ٹکڑے نکال کر چیک کیے... پھر پرجوش انداز میں اس نے کہا۔

"ان میں سے ایک ٹکڑا ویسا ہی ہے... جیسا میں نے کاشف گیلانی کی ایش ٹرے سے اٹھایا ہے۔"

"اوہ... اوہ... ہمیں واپس جانا ہوگا۔" انسپکٹر جمشید چلا اٹھے۔

وہ پھر واپس آئے... محمود نے گھنٹی بجائی... کاشف گیلانی نے دروازہ کھولا اور قریباً چلا اٹھا:

"اوہو... آپ پھر آ گئے... آخر کیا ہو گیا ہے... کیوں آپ ہمیں پریشان کرنے پر تل گئے ہیں۔"

"کیا آپ سگریٹ پیتے ہیں۔" انہوں نے جیسے ان کا جملہ سنا ہی نہیں۔

"ہاں پیتا ہوں... میرا بیٹا بھی پیتا ہے... پھر کیا سگریٹ پینا جرم ہے۔"

"نہیں... ذرا وہ سگریٹ دکھائیں... جو آپ پیتے ہیں۔"

"یہ لیں... دیکھ لیں... چیک کر لیں... اور کر دیں ہمیں مجرم ثابت۔"

اس نے جھلا کر سگریٹ کا پیکٹ کھولا اور ان کے سامنے کر دیا... انہوں نے پیکٹ کو دیکھا... پھر بولے۔

"اور آپ کے بیٹے... کون سا برانڈ پیتے ہیں۔"

"یہی... بالکل یہی۔"

MALIK JI
25-Jul-14

"شکریہ... ہمیں آپ سے فی الحال اور کچھ نہیں پوچھنا... لیکن جلد آپ کو زحمت دیں گے۔" انہوں نے مسکرا کر کہا اور جانے کے لیے مڑ گئے۔

"کیا مطلب؟"

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور کار میں بیٹھ گئے۔

"آپ نے کچھ کہا نہیں۔"

"ہم کیس کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں... بس ایک آدمی سے اور ملاقات باقی ہے... پھر آپ کو زحمت دی جائے گی۔"

"آخر کیسی زحمت۔"

"اسی وقت بتاؤں گا... جب زحمت دوں گا۔"

یہ کہتے ہوئے انہوں نے کار سٹارٹ کر دی... کاشف گیلانی اور واصف گیلانی دونوں انہیں جاتے ہوئے اس وقت تک دیکھتے رہے... جب تک ان کی کار نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی...

دوسرے روز ان کے فون کی گھنٹی بجی... کاشف گیلانی نے فون کا ریسیور اٹھایا تو فون انسپکٹر جمشید کا تھا:

"مہربانی فرما کر آپ دونوں ٹھیک پانچ بجے شام آئی جی صاحب کے دفتر پہنچ جائیں۔"

"لیکن کیوں۔" وہ چلا اٹھے۔

"جب آپ یہاں آ جائیں گے تو بتا دوں گا... آپ کو کیوں بلایا ہے۔"

"آپ... آپ ہم پر بلاوجہ شک کر رہے ہیں۔"

"آپ کا خیال غلط ہے..." وہ ہنس کر بولے۔

"نہیں... ہرگز نہیں... میرا خیال غلط نہیں... آپ بلاوجہ ہم پر شک کر رہے ہیں۔"

"اگر آپ بے گناہ ہیں تو آپ کو یہاں آنے پر کیا اعتراض ہے۔"

"کوئی نہیں... ہم آ رہے ہیں۔" انہوں نے ایک جھٹکے سے کہا اور فون بند کر دیا۔

دونوں ٹھیک پانچ بجے آئی جی صاحب کے دفتر کے باہر پہنچ گئے... وہاں سب انسپکٹر اکرام موجود تھا...

"آپ اس طرف آ جائیں جناب۔"

"ضرور... کیوں نہیں۔" کاشف گیلانی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

پھر جونہی دونوں آئی جی کے دفتر میں داخل ہوئے... دھک سے رہ گئے۔

☆...☆...☆

MALIK JI
25-Jul-14

مجرم

وہاں ان سے پہلے کئی اور لوگ موجود تھے... ان کے دوست انوار جمالی صاحب بھی موجود تھے... امجد صاحب بھی تھے جن کے گھر میں انوار جمالی صاحب نے عارضی رہائش اختیار کی تھی... وہاں اسد نیاز بھی تھا... ہوٹل پالام کا منیجر شمالی اور اس کے ساتھی بھی تھے... اور روڈی بھی موجود تھا... ان سب کے علاوہ انسپکٹر جمشید اور ان کے تینوں بچے اور کئی دوسرے افراد موجود تھے۔

"آئیے جناب... آئیے... آپ دونوں کا ہی انتظار تھا... باقی سب لوگ تو آچکے ہیں۔"

"آخر ہمیں یہاں کیوں بلایا گیا ہے۔" انوار جمالی نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"کیا آپ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں کہ آپ کا گھر بم سے کس نے اڑایا ہے۔"

"اوہ ہاں! بھلا مجھے اس بات سے دلچسپی نہیں ہو گی۔" وہ چونکے۔

"بس تو پھر انسپکٹر جمشید آپ کو یہی بتائیں گے کہ شہر میں یہ

جو بم دھماکوں کا طوفان مچایا گیا ہے یہ کس کا کام ہے..."

"اوہ... اوہ۔" سب ایک ساتھ بولے۔

"شہر میں بم تو کم پھٹے ہیں... خوف پورے شہر میں پھیل گیا ہے... گویا خوف نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے... اور اب یہ تجربہ دوسرے شہروں میں بھی کیا جائے گا.. اللہ اپنا رحم فرمائے۔" آئی جی صاحب بولے۔

"آپ کو کیسے پتا سر کہ دوسرے شہروں میں بھی ایسا ہو گا۔"

"ملک دشمن عناصر کا یہی طریقہ ہے... پہلے ملک کے ایک حصے میں کام شروع کرتے ہیں... پھر باقی حصوں میں شروع ہو جاتے ہیں..."

"آپ کا مطلب ہے... یہ کام کسی ملک دشمن کا ہے۔"

"صاف ظاہر ہے.. ملک دوست تو ایسے کام کرتے ہی نہیں، اس قسم کے کام ہمارے دشمن ملک اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کراتے ہیں... ان میں بیگال، انشارجہ، شارجستان، وشاس وغیرہ خاص طور پر شامل ہیں... ان ملکوں کے ایجنٹ ہمارے ملک میں موجود ہیں... یہ ایجنٹ ملکی بھی ہو سکتے ہیں... غیر ملکی بھی... ملکی لوگوں کو خرید کر ایجنٹ بنایا جاتا ہے... انہیں بھاری معاوضے دیے جاتے ہیں... ملکی لوگوں میں جو لوگ آسانی سے ان کے ایجنٹ بن جاتے ہیں... وہ جاپانی خاص طور پر ہوتے ہیں... کیونکہ یہ پکے ملک دشمن ہیں... ان کے علاوہ بھی ان جیسے کچھ طبقے ہیں... ان میں غیر مسلم بھی ہیں... جو ایسے

MALIK JI
25-Jul-14

کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں... بہر حال یہ طے ہے کہ ایسے لوگوں کو خریدا جاتا ہے... ریٹ مقرر کیا جاتا ہے... ایک دھماکا کرو گے... اتنے پیسے ملیں گے... دو کرو گے تو اتنے... وغیرہ... لہٰذا اب انسپکٹر جمشید آپ کو بتائیں گے... کہ شہر میں یہ دھماکے کس نے کرائے ہیں۔"

"جی ہاں ضرور... شہر میں اس وقت پورا ایک گروہ ہے... اس گروہ کو اس بار ہم دھماکوں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے... جونہی ایک بڑی رقم ان کے سرغنہ کو ادا کی گئی... اس نے دھماکے کرانے شروع کر دیے... اور اس طرح پہلا شکار بے چارے انوار جمالی بنے... ان کی شاندار کوٹھی... زبردست قسم کی کار اور کوٹھی کی تمام چیزیں چشم زدن میں تباہ کر دی گئیں... اسی طرح یہاں اور لوگ موجود ہیں جو ان دھماکوں سے متاثر ہوئے ہیں... سب سے پہلے ہمارے ہاتھ ایک ریموٹ کنٹرول آلہ لگا... دھماکا کرنے والے کے ہاتھ سے وہ اچھل کر درخت کی شاخوں میں الجھ گیا تھا... اس پر اس کی انگلیوں کی نشانات تھے... وہ نشانات روڈی تک لے گئے... روڈی کا ٹھکانہ ہوٹل پالام ہے... ہم وہاں گئے' روڈی تو نظر نہ آیا... ہوٹل کے منیجر شمالی سے ملاقات ہوئی... لیکن جب میں نے اس سے روڈی کے بارے میں پوچھا تو یہ گھبرا گیا... معلوم ہوا... اس کا اس سے تعلق ہے... ان لوگوں نے ہمیں ہلاک کرنے کی پوری پوری کوشش بھی کی... تاکہ نہ رہے بانس... نہ بجے بانسری... لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے بچا لیا..

انہیں گرفتار کر لیا گیا... انہوں نے بتایا کہ کوئی نامعلوم باس انہیں دھماکے کرنے کا حکم دیتا ہے اور دھماکے کرنے کے بدلے بھاری رقم دیتا ہے... اب سوال یہ تھا کہ باس کون ہے...

پہلے ہم دھماکے کی جگہ... یعنی انوار جمالی کی کوٹھی کے پاس ہم نے ایک شخص کو دوڑتے دیکھا... محمود' فاروق اور فرزانہ نے اس کا تعاقب کیا... لیکن وہ اس وقت اپنی کار سے دور تھے... لہٰذا انہیں پاس سے گزرتی ایک کار میں لفٹ لینا پڑی... جن کی کار میں لفٹ لی گئی... ان کا نام اسد نیاز ہے... جن کا تعاقب کیا گیا... ان کا نام واصف گیلانی ہے... جب ریموٹ پر سے نشانات ملے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ اب تک جتنے لوگوں سے ملاقات ہو چکی ہے... ان سب کی انگلیوں کے نشانات لے لیے جائیں... تاکہ ان سے ملائے جا سکیں... اس طرح ہم نے نشانات لیے... نشانات لینے کے لیے ہم اسد نیاز کے گھر گئے... لیکن یہ ہمیں چکمہ دے کر فرار ہو گئے... بعد میں ہمارے گھر پر انہوں نے باس کے حکم سے حملہ کیا تو وہاں یہ پکڑے گئے... جب ہم ان کے گھر نشانات لینے کے لیے گئے اور یہ چکمہ دے گئے تو ہم وہاں تلاشی لینے کے لیے ٹھہر گئے... ہمیں وہاں ایش ٹرے میں سگریٹ کے ٹکڑے نظر آئے... جو دو طرح کے تھے... گویا وہاں کوئی ملاقاتی آیا تھا' دوسری طرح کے ٹکڑے اس کے تھے... اب دھماکوں کے مجرم کے ملاقاتی ہمارے لیے اہم ہوتے ہیں.. ہم نے وہ ٹکڑے محفوظ کر لیے.. ایسا ہی ایک ٹکڑا ہمیں واصف گیلانی کے گھر سے ملا... جو ان کے

MALIK JI
25-Jul-14

سگریٹوں سے مختلف تھا... لیکن تھا اس جیسا... جیسا ٹکڑا ہمیں اسد نیاز کے گھر سے ملا تھا... اور وہاں بھی اس وقت ایک ملاقاتی آیا تھا...“

”کیا مطلب ؟“ ایک چیخ ابھری۔

”جی ہاں! اس کے علاوہ اسد نیاز کے گھر مجرم نے فون بھی کیا تھا... وہ فون محمود نے اسد نیاز کی آواز میں سنا تھا... اس طرح محمود کو اس آواز کے بارے میں اندازہ ہوا... اگرچہ مجرم نے آواز بدل کر بات کی تھی... لیکن... وہ پوری طرح آواز کو چھپا نہ سکا... اور جب ہمارا اس کا آمنا سامنا ہوا... اور اس نے ہم سے بات کی تو اس وقت محمود کو اندازہ ہو گیا اور مجھے بھی... کہ مجرم یہی ہے...“

یہاں تک کہہ کر انسپکٹر جمشید خاموش ہو گئے۔

”لیکن آپ نے بتایا تو نہیں کہ مجرم کون ہے۔“

”ہاں! اب بتا دیتا ہوں... ہمارے چالاک مجرم کا نام انوار جمالی ہے۔“

”کیا!!!“ وہ سب چلائے۔

”ہاں! جناب۔“ وہ مسکرائے۔

”لیکن... ان کی تو اپنی کوٹھی...“ آئی جی کہتے کہتے رک گئے۔

”جی ہاں! وہ اس لیے کہ کوئی ان پر شک تک نہ کر سکے... لیکن انہیں ایک بات معلوم نہیں تھی۔“

”اور وہ کیا؟“

”یہ کہ... ہم کسی کو بھی شک سے بری بھی خیال نہیں

کرتے... ہر ایک پر پوری طرح شک کرتے ہیں اور اپنے اسی اصول کی بنیاد پر ہم نے بے شمار مجرم گرفتار کیے ہیں... سو آج انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا ہے... کیونکہ اکرام ہتھکڑی لیے تیار بیٹھا ہے... بلکہ بیٹھا کہاں ہے... وہ تو اٹھ بھی چکا ہے۔“

”جی... ہاں... مجبوری ہے۔“ اکرام مسکرایا۔

”بھئی واہ... کس قدر پیاری مجبوری ہے۔“ فاروق نے فوراً کہا۔

اور ان سب کے چہروں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

☆...☆...☆

MALIK JI
25-Jul-14

آیندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز

ناول نمبر 668

پاگل مردہ

مصنف..............اشتیاق احمد

- میں ڈوب کر مر گیا تھا۔
- ایک شخص کا یہ جملہ سن کر فاروق اور محمود پر کیا گزری۔
- وہ پاگل تھا... فراڈ تھا یا پھر کوئی بڑا مجرم جو کسی سازش کے تحت ان سے ملنے آیا تھا۔
- پاگل خانے کی رپورٹ تک یہ بتا رہی تھی کہ وہ پاگل ہے۔
- لیکن اس کا اعلان تھا... وہ پاگل نہیں ہے...
- الطاف غالب کون تھا... ایک پر اسرار سوال۔
- اور یہ سوال آپ کو پورے ناول میں چکر پر چکر دے گا۔
- مجرم کا منصوبہ حد درجے انوکھا تھا اور وہ اپنے منصوبے میں پوری طرح کامیاب بھی تھا۔
- اس نے پورا ایک سال کامیابی سے گزارا تھا۔
- محمود اور فاروق انوکھے روپ میں... انوکھی لڑائی لڑتے نظر آئیں گے۔
- دو آدمیوں کا ایک دعویٰ... دونوں اپنے دعوے میں کبھی سچے نظر آتے ہیں، کبھی جھوٹے۔
- اور آپ کا ناک میں دم کرتے نظر آئیں گے۔
- آخر میں انسپکٹر جمشید نے یہ معمہ کس طرح حل کیا۔
- ناول میں سسپنس آپ کو پوری طرح جکڑے گا... اور...

قیمت
18.00 روپے

انداز بک ڈپو
9/12 نصیر آباد، ساندہ کلاں۔ لاہور

آیندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز

ناول نمبر 669

گھناؤنا ستم

مصنف..............اشتیاق احمد

- وادی کاشان کے ایک ہوٹل میں انھیں ایک انسان نظر آیا۔
- اس انسان میں کوئی پر اسرار اور عجیب بات تھی... جسے انھوں نے محسوس تو کیا، لیکن سمجھ نہ سکے۔
- محمود اس انسان کے تعاقب میں...
- اس نے نشانہ لے کر اس کی پنڈلی پر فائر کیا... گولی پنڈلی پر لگی... لیکن...
- ہوٹل میں پولیس انھیں گرفتار کرنے پہنچ گئی۔
- انھیں جب جیل میں بند کیا گیا تو انھیں ایک عجیب احساس ہوا۔
- گرو کون تھا... ایک چکرا دینے والا ناول...
- اور جب جیل کی کوٹھری سے صرف فرزانہ کو نکالا گیا...
- اسے کہاں لے جایا گیا...
- ایک کوٹھی کے ہال میں پر اسرار منظر... آگ کا ایک بڑا الاؤ جل رہا تھا۔
- اس آگ پر کیا تھا...
- آپ کے اوسان خطا ہو جائیں گے۔
- دل بلیوں اچھلنے لگیں گے... بلکہ اچھل کر حلق تک آ جائیں گے۔

قیمت
18 روپے

انداز بک ڈپو
9/12 نصیر آباد، ساندہ کلاں۔ لاہور

مشہور و معروف مصنف اشتیاق احمد

کے سنسنی خیز، ہنگامہ آرا، مزاح اور

جاسوسی سے بھرپور ناول

اب ہر ماہ 4 نئے ناول

* اشتیاق احمد بچوں کے ادب میں ایک نئے انداز کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔
* اب تک چھوٹے بڑے 665 ناول لکھ چکے ہیں۔
* ان میں سوا سو صفحات والے ناولوں سے لے کر 2 ہزار صفحات والے ناول تک شامل ہیں۔
* اشتیاق احمد دنیا کے واحد مصنف ہیں... جنہوں نے دو ہزار صفحات کا بچوں کا ناول لکھا۔ یہ عالمی ریکارڈ ہے۔
* 665 ناولوں کا ریکارڈ بھی عالمی ہے۔ آج تک بچوں کے کسی ناول نگار کے اتنے ناول نہیں ہیں۔
* یہ سلسلہ الحمد للہ تا حال جاری ہے...

اندازبک ڈپو

9/12 نصیر آباد۔ سانده کلاں۔ لاہور

7112969-7246356

MALIK.JI
25-Jul-14